رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

قیمت ششماہی اندرون ہند

قیمت ششماہی بیرون ہند

جلد ۲۳ | مورخہ ۸ رمضان ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۵ دسمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۳۳

فہرست مضامین
فخر ملک پنڈت جواہر لال نہرو اور سر اقبال۔ مکتوب سر اقبال صفحہ
پنڈت جواہر لال نہرو کے جواب کے اہم سوال
جاوا میں احمدیت کی ترقی۔ صفحہ
بہائی سیرت النبی کے شرکاء
احرار کا سیاہ نامۂ اعمال صفحہ
جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین سے ملاقات صفحہ ۹ متفرق اعلانات صفحہ
اشتہارات صفحہ ۱۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے:۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے:۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت کسی قدر اچھی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے رمضان کے مبارک ایام میں مسلسل دعا کرتے رہیں:۔

سالانہ جلسہ کے متعلق تیاری بڑی سرگرمی سے کی جا رہی ہے:۔

ڈاک خانہ قادیان کے ایک کلرک نے ڈاک سے خط نکال کر ایک احراری کو دیدیا

افسران محکمہ ڈاک کی فوری توجہ کے قابل اہم معاملہ

قادیان ۳ دسمبر۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ قادیان کے ڈاک خانہ کی آمدنی اور ترقی کا سارا دارومدار جماعت احمدیہ پر ہے۔ اور جب احرار کی تحریک پر ڈاک خانہ کے سٹاف میں سے احمدی ملازمین کو تبدیل کیا گیا۔ تو اسی وقت ہمیں خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے حقوق اور مفاد کو سخت خطرہ میں ڈال دیا گیا ہے۔ اور دیدہ دانستہ ایسی صورت پیدا کر دی گئی ہے جو جماعت احمدیہ کے لئے سخت نقصان رساں ہے۔ چنانچہ اسی وقت سے پے در پے شکایات پیدا ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاک خانہ کا موجودہ سٹاف محض جماعت احمدیہ کو تکلیف دینے۔ اور نقصان پہنچانے کے لئے رکھا گیا ہے۔ اور آج کے

ایک نہایت اہم واقعہ نے اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ موجودہ عملہ ڈاک خانہ ایسے لوگوں پر مشتمل ہے۔ جنہیں محکمہ ڈاک کے قواعد اور ضوابط کی کوئی پروا نہیں۔ اور جن کا رویہ جماعت احمدیہ کے لئے ازحد نقصان رساں اور خطرناک ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ آج ساڑھے بارہ بجے کے قریب ایک احراری نے ڈاک خانہ میں آ کر ایک کلرک سے ڈاک میں سے کوئی خط حاصل کرنے کے متعلق گفتگو کی۔ اور کلرک نے ایک خط نکال کر جس پر روانگی کی مہر لگ چکی تھی۔ احراری کے حوالے کر دیا۔ اور سیاہی لگا کر اپنا قلم بھی پیش کیا۔ جس سے اس خط کا پہلا پتہ کاٹ کر احراری نے اور پتہ لکھ دیا۔ یہ سارا واقعہ بعض لوگوں نے بچشم خود دیکھا۔ اور اسی وقت سب پوسٹ ماسٹر

کو تحریری طور پر اس کی اطلاع دے دی گئی۔ سب پوسٹ ماسٹر صاحب نے اس وقت درخواست تو رکھ لی۔ مگر کوئی کارروائی نہ کی۔ اور جب تھوڑی دیر کے بعد یہ کہا گیا۔ کہ ڈاک روانہ ہونے سے قبل اس چٹھی کے متعلق اپنا اطمینان کر لیں۔ تو سب پوسٹ ماسٹر صاحب نے یہ کہہ کر درخواست واپس کر دی کہ چونکہ یہ ایک شکایت ہے۔ اس لئے ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر ڈاک میں ڈال جائے۔ دستی نہیں لی جا سکتی۔ اس پر بار بار توجہ دلائی گئی۔ کہ اس طرح ڈاک روانہ ہو جائے گی۔ اور آپ چٹھی کے متعلق اطمینان نہ کر سکیں گے۔ مگر کوئی توجہ نہ کی گئی۔ اور صرف یہ کہہ کر ٹال دیا۔ کہ اس معاملہ کا مجھے علم ہو چکا ہے۔ آخر درخواست لیٹر بکس میں ڈالنی پڑی۔

اس بات کے چشم دید گواہ موجود ہیں۔ کہ ڈاک خانہ کے ایک کلرک نے روانہ ہونے والی ڈاک کے خطوط میں سے مہر لگ چکنے کے بعد ایک خط نکال کر ایک احراری کو دیا۔ اور اس بات کے بھی گواہ موجود ہیں۔ کہ سب پوسٹ ماسٹر صاحب کو اس امر کی اطلاع اسی وقت بذریعہ تحریر دے دی گئی۔ مگر انہوں نے کوئی کارروائی نہ کی۔ اور جب اس کے لئے کہا گیا۔ تو درخواست واپس کر دی گئی۔ عملہ ڈاک خانہ کے اس رویہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ احرار کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا ہوا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی کوئی اہم سے اہم چیز بھی جو ڈاک خانہ کے حوالے کی جائے۔ قطعاً محفوظ نہیں ہے۔ جب ڈاک میں سے اس بے باکی کے ساتھ خط نکال کر ایک احراری کے سپرد کیا جا سکتا ہے۔ تو اس بات کا کیا اطمینان ہے۔ کہ خط خواہ وہ کسی کا ہو۔ احراریوں کے طلب کرنے یا نہ کرنے پر انہیں نہ دے دیا جاتا ہو گا۔ اور ایسی صورت میں جماعت احمدیہ کی ڈاک کا جو حال ہو سکتا ہے۔ اور جس قدر نقصان پہونچ سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ پھر سب پوسٹ ماسٹر کا رویہ بھی نہایت حیرت انگیز ہے جسے عین موقعہ پر ایک خطرناک قانونی خلاف ورزی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مگر اس نے اتنی بھی پروا نہ کی۔ کہ معاملہ کے متعلق اپنا اطمینان کر لیتا حالانکہ یہ قطعاً کوئی قانون نہیں کہ ڈاک کے متعلق لوکل شکایت بھی ضرور ڈاک میں ڈالی جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ متعلقہ کلرک نے اپنے طور پر ہی اس بے ضابطگی کا ارتکاب نہیں کیا۔ بلکہ وہ جانتا تھا۔ کہ ذمہ دار افسر کی طرف سے بھی اسے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہ صورت معاملہ کی اہمیت کو اور زیادہ خطرناک بنا دیتی ہے۔ ہم اس تازہ واقعہ کی طرف افسران اعلیٰ ...

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲ دسمبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے :-

نمبر	نام	پتہ	نمبر	نام	پتہ
۱	منشی ارشد علی صاحب	ضلع مولدہ	۱۰	آمنہ بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۲	آمنہ بی بی صاحبہ	ریاست پونچھ	۱۱	عائشہ بی بی صاحبہ	"
۳	علی بن سعید صاحب	یوگنڈا افریقہ	۱۲	حمید بیگم صاحبہ	"
۴	غلام حیدر صاحب	ضلع گورداسپور	۱۳	نصر اللہ خان صاحب	"
۵	فیض بخش صاحب	ضلع ملتان	۱۴	محمد شریف صاحب	"
۶	دیدار ملک صاحب	ریاست کشمیر	۱۵	محمد نواز صاحب	"
۷	غلام احمد صاحب	"	۱۶	کھیڑا صاحب	"
۸	محمد عبد اللہ صاحب	ضلع مظفر گڑھ	۱۷	کرم الٰہی صاحب	" لائلپور
۹	اللہ جوائی صاحبہ	ضلع لائلپور			

درخواست ہائے دعا

(۱) عاجز کو اس دوائی سے جو خواب میں بتلائی گئی تھی۔ بہت آرام ہو رہا ہے۔ مگر ہنوز پورا آرام نہیں۔ گاہے سوزش پیشاب کا دورہ ہو جاتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ عاجز بھی احباب کے واسطے دعائیں کرتا ہے۔ مفتی محمد صادق (۲) مباہلہ پنڈی بھٹیاں جو احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ہوا تھا۔ اور جس کی میعاد ایک سال ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء کو ختم ہو گی۔ اس کے متعلق احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت مابہ الامتیاز نشان کے ساتھ ظاہر کرے۔ خاکسار محمد مراد سکرٹری انجمن احمدیہ پنڈی بھٹیاں (۳) خاکسار کے بڑے بھائی چودہری عبد القدیر خاں کاٹھ گڑھی لاہور میں سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دوست دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الرحمٰن خاں کاٹھ گڑھی قادیان (۴) خاکسار کے تین خورد سال بچوں کو کالی کھانسی کے باعث سخت تکلیف ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ڈاکٹر عبد الحمید چغتائی بیرون دہلی دروازہ لاہور (۵) قریشی محمد عظیم صاحب ساکن گجو چک ضلع گوجرانوالہ کی لڑکی بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔ ناظر بیت المال قادیان (۶) موٹر سے ٹکر لگنے کی وجہ سے خاکسار کی ٹانگ پر سخت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد افضل خان حال سول ہسپتال راولپنڈی (۷) احباب سے درخواست ہے۔ کہ ہمارے کاروبار کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الرحمٰن فیروز پور چھاؤنی (۸) میری اہلیہ چند یوم سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نعمت اللہ برج انسپکٹر کوٹری سندھ (۹) خاکسار نے ایک اپیل اپنی ملازمت کے سلسلہ میں کی ہوئی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار نور محمد از تلونڈی (۱۰) جناب مولوی نور محمد صاحب انسپکٹر پولیس و برادران رشید صاحب اور شیخ عبد المجید صاحب کا لڑکا بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ علاوہ ازیں عاجز کی والدہ ماجدہ بھی کسی نہ کسی مرض میں مبتلا رہتی ہیں۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید محمد زکریا از بھدرک (۱۱) میرے والد ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب جو ان دنوں قلعہ صوبا سنگھ میں پریکٹس کر رہے ہیں۔ ان کی ترقی روزگار کے لئے احباب سے نہایت دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ خاکسار رحمت اللہ خان خلف ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب لاہور (۱۲) میری والدہ صاحبہ بوجہ ضعیف العمری عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار فضل الٰہی حال مقیم احمدیہ مسجد لاہور (۱۳) میرا بھتیجا میاں غلام سرور ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد فضل الٰہی بھیرہ (۱۴) چودہری مولا بخش صاحب احمدی نمبردار چک ۳۵ جنوبی علاقہ سرگودہا سے اپنے لڑکے عطاء اللہ کے لئے جو بخار لیریا میں عرصہ سے مبتلا چلا آتا ہے۔ دعائے صحت کی درخواست کرتے ہیں (۱۵) میں ان دنوں ایک سخت مصیبت میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مصیبت سے نجات دے۔ خاکسار فضل حق از جہلم

جلسہ سالانہ پر نظمیں پڑھنے والے احباب

جو دوست جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نظمیں پڑھنا چاہیں وہ اپنی نظمیں جلد لکھ کر دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ رمضان ۱۳۵۴ھ

فخر ملک پنڈت جواہر لال نہرو اور سر اقبال

ڈاکٹر سر اقبال نے خاص حالات کے ماتحت جماعت احمدیہ کو مسلمانوں سے خارج کرانے کے لئے جو مضامین لکھے تھے۔ ان کے اس حصہ کے متعلق جو مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ "الفضل" میں کافی بحث ہو چکی ہے۔ اور وضاحت سے بتایا جا چکا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے مذہبی ناواقفیت کا نہایت ہی افسوسناک ثبوت پیش کیا ہے۔ "الفضل" کے ان مضامین کے جواب میں جو ایک کافی عرصہ تک پے در پے شائع ہوتے رہے۔ نہ تو ڈاکٹر صاحب کچھ لکھ سکے۔ اور نہ ان کے عقیدت مندوں میں سے کسی کو سامنے آنے کی جرأت ہوئی۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب کے مضامین کا سیاسی پہلو بھی حیرت انگیز تجاہل پر مبنی تھا۔ اس لئے بعض سیاست دان اصحاب نے۔ کئی ایک بااثر اخبارات میں اس کے متعلق نہایت دلچسپ خامہ فرسائی کی۔ لیکن سب سے زیادہ پُرزور اور پُراثر مضامین وہ ہیں۔ جو ہندوستان کے بہت بڑے اور چوٹی کے سیاسی لیڈر پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے لکھے۔ اور جن کا ترجمہ "الفضل" میں دیا جا چکا ہے

ان مضامین کا ایک ایک لفظ سر اقبال کے اس نظریہ کی تغلیط کر رہا ہے جس کی بنا پر انہوں نے جماعت احمدیہ کو مسلمانوں سے خارج کرانے کی مہم شروع کی تھی۔ اور نہ صرف ان کے نظریہ کو غلط ثابت کر رہا ہے۔ بلکہ ان کے اپنے طریق عمل کے خلاف بھی ناقابل تردید شہادت بہم پہنچا رہا ہے۔ محترم پنڈت نہرو نے جہاں یہ واضح کیا ہے۔ کہ تمام دنیا کے عرصہ سیاست میں ڈاکٹر اقبال کے نظریہ کے لئے کوئی جگہ نہیں وہاں یہ بھی دکھایا ہے۔ کہ جو اصول انہوں نے اپنی تائید میں قائم کئے ہیں۔ دوسرے موقعہ پر خود ہی ان کو پامال کرنے کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور اس کے لئے ہز ہائی نس سر آغا کا ذکر کیا ہے۔ سر آغا خاں کیا بلحاظ مذہبی عقائد۔ اور مذہبی طریق عمل کے۔ اور کیا بلحاظ سیاسی معاملات اور رجحانات کے ان تمام اعتراضات کا زیادہ صاف اور واضح نشانہ بن سکتے ہیں جو سر اقبال نے جماعت احمدیہ کے خلاف لگائے اور جن کی وجہ سے اسے مسلمانوں سے خارج کرنے کا مطالبہ کیا۔ لیکن باوجود اس کے انہوں نے آج تک نہ صرف سر آغا خان اور ان کے پیرووں کو مسلمانوں سے خارج کرنے کا کبھی مطالبہ کیا۔ بلکہ ان کی قیادت اور راہ نمائی کو قابل فخر سمجھتے چلے آ رہے ہیں:۔

اختلاف عقائد اور اختلاف سیاسیات کی کئی ایک بالکل واضح اور بین مثالیں پیش کرتے ہوئے فخر ملک پنڈت نہرو نے بار بار سر اقبال سے پوچھا ہے۔ کہ سر آغا خان کی یہ باتیں آپ کے استحکام اسلام کے نظریہ کے کہاں تک مطابق ہیں۔ اور ان کی وجہ سے آپ کے استحکام اسلام کو کیوں کسی قسم کا ضعف نہیں پہونچتا۔ اگر یہ باتیں برداشت کی جا سکتی ہیں۔ اور ان کی وجہ سے آپ کو اسلام میں کوئی حرج نظر نہیں آتا۔ تو پھر جماعت احمدیہ کے متعلق آپ کا واویلا کیا حقیقت رکھتا ہے

پنڈت نہرو ایسا انسان جس مسئلہ پر قلم اٹھائے۔ اس کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اور ڈاکٹر سر اقبال کا فرض ہے کہ یا تو علی الاعلان اپنے نظریہ کی غلطی کا اقرار کریں۔ یا ان استفسارات کا معقول جواب دیں۔ جو ان سے ہندوستان کے ایک مایۂ ناز سپوت اور بہت بڑے سیاست دان نے کئے ہیں۔ اگر کوئی معمولی درجہ کا انسان ڈاکٹر صاحب کو مخاطب کرتا۔ تو ممکن تھا۔ اسے نظر تغافل کرنے میں انہیں حق بجانب سمجھ لیا جاتا۔ لیکن پنڈت نہرو وہ انسان ہیں۔ جن کی قابلیت۔ جن کی شخصیت اور جن کی ملکی خدمات کا وہ قطعاً انکار نہیں کر سکتے۔ اس لئے ان کے استفسارات کے مقابلہ میں خاموشی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب ان کے جواب دینے سے عاری ہیں۔ اور ایسی صورت میں کسی اور طرف سے ان کی وکالت قطعاً انہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی:۔

اخبار "احسان" نے اپنے ایک حال کے پرچہ میں "اس سلسلہ میں چند باتیں" اس لئے بیان کرنا ضروری سمجھی ہیں۔ کہ "لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہونے سے بچ جائیں" لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس سے سوائے آئیں بائیں شائیں کرنے کے کچھ نہیں بن پڑا۔ بجائے اس کے کہ وہ کسی استفسار کا جواب دیتا۔ اس نے یہ کوشش کی ہے۔ کہ پنڈت صاحب موصوف کے آزادی وطن کے جذبہ کو یہ کہکر جماعت احمدیہ کے خلاف اکسائے۔ کہ "قادیانی تحریک کی ایک مختص خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ صرف ہندوستان پر انگریز کو ابدالآباد تک مسلط دیکھنے کے لئے ہی سرگرم کار نہیں۔ بلکہ دوسرے ملکوں میں اسلامی قوت کو فنا کر کے انگریزی اقتدار قائم کرنا بھی اس کے مقاصد میں ہے"

حالانکہ یہ بالکل غلط اور سر بسر جھوٹ ہے۔ جماعت احمدیہ آزادی وطن کی کسی اور سے کم متمنی نہیں۔ اور اس کے لئے وہ حتے الامکان جدوجہد کرتی رہتی ہے۔ البتہ کسی قسم کی بغاوت۔ قانون شکنی اور ملک میں بدامنی پھیلانے کو وہ جائز نہیں سمجھتی۔ اگر یہ بات جو جماعت احمدیہ کے نزدیک اسلام کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ ایسا جرم ہے جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ کو سیاسی طور پر مسلمانوں سے خارج کرنے کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ سر آغا خان اور ان تمام مسلمانوں کو جو حکومت انگریزی کی وفاداری پر قائم ہیں۔ مسلمانوں سے خارج نہیں قرار دیا جاتا۔ اور کیوں اس مضحکہ خیز لطیفہ کو انتہائی طور پر مکمل نہیں کر دیا جاتا۔ کہ موجودہ حکومت کی جو جماعت بھی وفادار ہو۔ اس کے متعلق اس کا فرض ہے۔ کہ اسے مسلمانوں میں شمار نہ کرے۔ اور نہ سیاسی حقوق دے:۔

چونکہ صرف جماعت احمدیہ کے متعلق اس قسم کا مطالبہ انتہا درجہ کی بیہودگی ہے۔ بجا لیکہ حکومت کی وفاداری کا جرم سر آغا اور ان کے پیرووں پر بھی عائد ہوتا ہے۔ اس لئے "احسان" نے نہایت ہی کاوش فکر سے احمدیوں اور آغاخانیوں میں "ایک بڑا فرق" بتایا ہے چنانچہ لکھا ہے:۔

"یہ درست ہے۔ کہ جس طرح قادیانی جماعت حکومت کی وفادار ہے۔ اسی طرح ہز ہائی نس سر آغاخان کے پیرو بھی حکومت پرست [illegible] ہوئے ہیں۔ لیکن قادیانیوں کی طرح "سرکار پرستی اور رجعت پسندی کو دین کا جزو نہیں سمجھتے"

پھر لکھا ہے۔ "ہمیں اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ جہاں تک سرکار کی اطاعت و فرمانبرداری کا سوال ہے سر آغا خاں کسی سے پیچھے نہیں۔ لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ کبھی وہ وفاداری کے اس مسلک قدیم سے انحراف پر آمادہ ہو جائیں...... کسی قادیانی سے تو اس قسم کی لغزش تا قیامت ممکن نہیں"

یہ ہے وہ معقول و مدلل جواب جو "احسان" نے لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا ہونے سے بچانے اور "پنڈت جواہر لال نہرو کے شبہات" دور کرنے کے متعلق پیش کیا ہے۔ مگر اس سے کسی ہوشمند کی تسلی نہیں ہو سکتی۔ اور وہ اس سے ڈاکٹر اقبال کو حق بجانب قرار نہیں دے سکتے۔ اول تو "احسان" اور اس کے ممدوح ڈاکٹر اقبال کے پاس اس بات کا ثبوت ہی کیا ہے۔ کہ سر آغا خاں اور ان کے پیرو حکومت کی وفاداری کو اپنے دین کا جزو نہیں سمجھتے۔ پھر وہ یہ امید کس بنا پر لگائے بیٹھے ہیں۔ کہ ہو سکتا ہے کبھی وہ وفاداری کے مسلک سے انحراف کر کے بغاوت پر اتر آئیں۔ اگر بغیر کسی دلیل اور بغیر کسی وجہ کے اس قسم کی خیال آرائی ان کے لئے باعث تسکین ہو سکتی ہے۔ تو اس کی وسعت میں وہ جماعت احمدیہ کو بھی شریک کر سکتے ہیں۔ اور بات مساوی ہو جائے۔

مگر سوال یہ ہے۔ کہ حکومت کی وفاداری کو جرم قرار دینے والے اور حب وطنیت اور قومیت کو بغاوت اور شورش کا مترادف بتانے والے ڈاکٹر اقبال اور ان کے ہوا خواہوں نے آج تک حکومت کے وقار کو بلند کرنے کے لئے کونسا قدم اٹھایا ہے جس پر انہیں فخر ہے اور جس کی وجہ سے وہ ملک کے سب سے بڑے فدائی اور اسلام کے حامی بنے پھرتے ہیں۔ کیا سر اقبال وہی تو نہیں۔ جنہوں نے ہزار جتن سے "سر" کا خطاب اسی حکومت سے حاصل کرنا اپنے لئے کمال معراج سمجھا۔ جس کی وفاداری کو آج سب سے بڑا جرم بتایا جا رہا ہے۔ اور کیا یہ وہی خطاب نہیں ہے۔ جسے واپس کر دینے کے لئے "وطن پرست

سر اقبال سے پنڈت جواہر لال نہرو کے نہایت اہم سوالات

ڈاکٹر سر محمد اقبال کے احمدیوں کو مسلمانوں سے الگ اقلیت قرار دینے کے متعلق مضامین سے متاثر ہو کر پنڈت جواہر لال نہرو نے الموڑہ جیل میں جو دو مضامین لکھے۔ اور جو اب بعض اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ ان میں سے پہلا مضمون "الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اب دوسرے مضمون کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:۔

سر آغا خاں اور مسلمانوں کی نمائندگی

استحکام اسلام کے لئے سر محمد اقبال کے پُر زور عذر اور جماعت بندی کی طرف رغبتوں کے خلاف ان کے احتجاج نے مجھے سخت پریشانی میں ڈال دیا ہے۔ اور میں حیران ہوں کہ ان کے ان دو نظریوں کے درمیان حد فاصل کس جگہ قائم کروں۔ ہز ہائی نس سر آغا خاں اس وقت مسلمانان ہند کے ایک سرکردہ رہنما سمجھے جاتے ہیں۔ اور گورنمنٹ اسی حیثیت سے ان کی قدر و منزلت کرتی ہے۔ دوسرے مسلمان رہنما بھی جس وقت اپنے آپ کو کسی مشکل یا تکلیف میں مبتلا پاتے ہیں۔ تو انہی کے سایہ ہمایونی میں پناہ لیتے ہیں۔ اس طرح سر محمد اقبال کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان کا قدم بھی سر آغا خاں کے لوائے سیاسی کے نیچے اٹھتا ہے۔

مروجہ اسلامی خیالات اور اسلام کی بنائے یگانگت کا نقطۂ مرکزی یہ ہے۔ کہ سیاسیات معاشرات اور اقتصادیات مذہب سے جدا نہیں۔ بناء بریں ہر شخص یہ قیاس کرے گا۔ کہ سر آغا خاں مذہبی عقائد کی اس یکجہتی اور اتحاد کے پورے پورے حامل ہیں۔ میں نہیں جانتا یہ بات درست ہے یا غلط لیکن میں چاہتا ہوں۔ کہ صاحب بصیرت اصحاب مجھے اس امر کے متعلق آگاہ کریں۔ عرصہ سے میرے ذہن میں ایک دھندلا سا خیال جاگزیں ہے۔ کہ پرانے خیالات کے مسلمانوں کے طبقہ میں سر آغا خاں کو داخل نہیں سمجھا جا سکتا۔ میں نے ان کے اس حیرت انگیز طریقہ کی جس سے وہ اپنی شخصیت میں متضاد اوصاف جمع کر کے نہائت اعلیٰ پیرائے میں انہیں نباہتے ہیں۔ تعریف کی ہے۔ اور میں اس لئے بھی ان کا مداح ہوں۔ کہ وہ ایسی مختلف سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ جو بظاہر متضاد اور ایک دوسری کی نقیض نظر آتی ہیں۔ سر آغا خاں ایک وسیع اور متمول جماعت کے امام اور مذہبی رہنما ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ان کے عقیدت مند پیرو ان کی طرف بعض الہٰی اوصاف بھی منسوب کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے معتقدین سے زکوٰۃ کی بہت بڑی رقم حاصل کر لیتے ہیں۔ اور ان کی آمدنی کا ایک ذریعہ مذہبی مراعات اور بخششوں کا عطیہ بھی تصور کیا جاتا ہے۔ یہ امر موجب دلچسپی ہے۔ کہ پرانے زمانہ کے یہ مشاغل آج بھی اسی سرگرمی سے جاری رکھے جا رہے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے۔ کہ وہ مذہبی رہنما جو ان طریقوں کا حامی اور ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ جدید طرز کے لوگوں میں سب سے سبقت لے جانے والا۔ مغربی طریقوں سے متمدن۔ عرصۂ اسپ رانی کا شہزادہ اور لنڈن اور پیرس کی سوسائٹیوں میں ممتاز حیثیت کا مالک ہے۔ اس قسم کے دوگونہ بار کا کامیابی سے برداشت کر لینا ایک زبردست شخصیت کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ اور سر آغا خاں یہ کام نہ صرف انتہائی سہولت سے سر انجام دے رہے ہیں۔ بلکہ اس کے علاوہ انہوں نے بہت سی پبلک اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے اور ہندوستان کے مسلمانوں کی رہنمائی کرنے کا کام بھی سنبھال رکھا ہے۔ اور یہ ایک محیر العقول کارنامہ ہے۔ جسے دیکھ کر ہر شخص خواہ وہ ان سے اختلاف رائے ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔ ان کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ڈاکٹر اقبال کا استحکام اسلام
اور
سر آغا خاں

لیکن وہ امر جو سر محمد اقبال کے استحکام اسلام کے متعلق بیانات پڑھ کر میرے لئے ذہنی تکلیف کا باعث بن رہا ہے۔ یہ ہے کہ یہ تمام کیفیات ڈاکٹر اقبال کے استحکام اسلام کے متعلق نظریہ سے کونسا علاقہ رکھتی ہیں۔ یہ بات غیر مناسب نہیں کہ معتقدین کا روپیہ گھوڑدوڑ پر صرف کیا جائے۔ اور بہر حال یہ ایک معمولی بات ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ سر آغا خاں کا فرقہ اس استحکام اسلام میں شریک ہے یا نہیں۔

مجھے یاد ہے کہ عرصہ ہوا میں نے سر آغا خاں کی بمبئی میں مارک ٹوین (Mark Twain) سے ملاقات کا حال پڑھا تھا جس میں بیان کیا گیا تھا۔ کہ مارک ٹوین کا ہندوستانی ملازم دفعۃً نہائت سراسیمگی کی حالت میں ان کے کمرہ میں داخل ہوا اور اسے کہا کہ خدا آپ کی ملاقات کے لئے آرہا ہے۔ لوگ روزانہ خدا کی پرستش کرتے ہیں۔ اور مارک ٹوین بھی ایک مذہبی آدمی تھا۔ ہم میں سے ہر شخص نے اپنی اپنی تعلیم دماغی اور روحانی تربیت کے مطابق خدا کے متعلق کوئی نہ کوئی ذہنی تصور قائم کر رکھا ہے۔ لیکن ہم میں سے سب سے بہتر انسان بھی خدا کی اچانک ملاقات کے اعلان سے سخت حیرت زدہ ہو جائیگا۔ مارک ٹوین بھی اس قسم کی حیرت کا شکار ہوا اور جب اس کی حیرت کچھ دور ہوئی۔ تو اس نے دیکھا۔ کہ خدا سر آغا خاں کی خوبصورت اور جسیم شکل میں اس کے پاس آیا ہے۔

سر آغا خاں کو اس طرح خدا قرار دینا بلاشبہ مارک ٹوین کے ملازم کی ایک احمقانہ غلطی تھی۔ اور سر آغا خاں کو اس کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جہاں تک مجھے علم ہے وہ الوہیت کے دعویدار نہیں۔ لیکن بہت سے ایسے بیوقوف لوگ موجود ہیں۔ جو ان کی طرف خدائی یا نیم خدائی اوصاف منسوب کرتے ہیں۔ ان کی جماعت کے بعض مبلغ انہیں اوتار یعنی خدائی صفات کا مظہر مجسم قرار دیتے ہیں۔ اور اگر ان کا اس بات پر اعتقاد ہے۔ تو ایسا کہنے کا انہیں پورا پورا حق حاصل ہے میں اس بارے میں ان سے ہرگز کوئی تعرض کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ یہ سب باتیں استحکام اسلام سے کس قدر موافقت و مناسبت رکھتی ہیں۔

فرشتوں کے سردار کے ساتھ خط و کتابت

ایک کہانی جو عرصہ سے میرے لئے انتہائی دلچسپی اور لذت کا باعث رہی ہے وہ سر آغا خاں کا فرشتوں کے سردار جبرئیل کے نام اپنے پیروؤں کے متعلق تعارف نامے لکھنے کی داستان ہے اور جیسا کہ داستان خود بیان کرتی ہے۔ اس سے ان کا مقصد آخرت میں خوشی اور آرام کے متعلق انتظام کرنا ہے۔ میں اس داستان کی صحت کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن میرا قیاس ہے۔ کہ یہ حقیقت پر مبنی ہے اس بے رونق اور تاریک و تار دنیا میں جو فسانہ و افسوں کی کیفیتوں سے محروم ہو چکی ہے۔ فرشتوں کے سردار کے ساتھ مراسلت قائم کرنا واقعی ایک امید افزا اور دلکش خیال ہے۔ اور اس سے ایک ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ جس میں جنت بہت نزدیک دکھائی دیتی ہے۔ اور جس سے ہماری زمینی اور مادی زندگی بھی ایک پُر کیف روحانی اور لطیف زندگی کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔

سر آغا خاں کے غسل کا پانی

سر آغا خاں کے متعلق ایک اور قصہ بھی مشہور ہے۔ جو اگرچہ بہت دلکش نہیں مگر تعجب انگیز ضرور ہے اس کا ذکر تو میں نے پہلے بھی سنا تھا۔ لیکن اس کا حال میں نے ایک امریکن جہاں نورد کرنیل دی الیگزینڈر پاول کی کتاب The Last Home of Mystery میں حال ہی میں پڑھا ہے۔ جس میں سر آغا خان کے متعلق لکھا ہے:۔

"ان کے پیروؤں کی نظروں میں ان کے متعلق جذبہ تقدیس اس قدر زیادہ ہے۔ کہ ان کے غسل کا پانی نہائت احتیاط سے رکھا جاتا ہے اور ہر سال آگرہ ہال بمبئی میں منعقد ہونے والے جشن کے موقعہ پر اسے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے نمائندوں میں فروخت کیا جاتا ہے۔ اس مقدس پانی کی قیمت آغا خاں کے جسم کے مساوی الوزن سونے کی قیمت کے برابر ہوتی ہے۔ اور تولنے کے وقت ترازو میں اونس کی کم سے کم کسر تک کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ چونکہ آغا خاں بھاری بھر کم آدمی ہیں اس لئے ان کے غسل کے پانی کی بہت بڑی قیمت بنتی ہے۔"

ممکن ہے کرنیل پاول نے اس قصہ کو فصاحت و بلاغت کی چاشنی دے کر مبالغہ آمیز بنا دیا ہو۔ تاہم یہ ایک پرانی داستان ہے۔ جس کا اکثر اعادہ کیا جاتا ہے۔ اور جہاں تک مجھے معلوم ہے اس کی کبھی تردید نہیں کی گئی۔ اگر سر آغا خاں اپنے غسل کے پانی کا اس پُر منفعت طریق سے استعمال کرتے ہوئے لوگوں کے ایمان اور اخلاص کی زیادتی کا موجب ہو سکتے ہیں۔ تو کسی کو اس بات کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کہ ان پر اعتراض کرے۔

لوگوں کے مختلف مذاق ہوتے ہیں - اور اگر سچ پوچھو - تو چمن عالم کی زینت کا باعث رنگا رنگوں طبائع اور بوقلموں مذاق ہیں لیکن یہ بات پھر مجھے حیران کئے دیتی ہے کہ آیا یہ سب کچھ اسلام کی جامعیت اور اس کے استحکام میں اضافہ کرنے کا موجب ہے۔

سر آغا خاں اور کمال پاشا

اسی ضمن میں ایک اور واقعہ مجھے یاد آیا ہے۔ جنگ عظیم کے بعد یونانیوں کو ترکی سے نکال کر جب کمال پاشا نے ملک میں اپنے اقتدار اور طاقت کا سکہ جمایا - اور ان کے اپنے خلیفہ کے ساتھ ان کے بے طرح سلوک کو دیکھ کر جب آغا خان اور مسٹر امیر علی نے نہایت ملائم الفاظ میں ان کے خلاف احتجاج کیا - تو جھٹ کمال پاشا نے ان کے اس احتجاج کو انگریزوں کی سازش پر محمول کیا - اور انگلستان نیز سر آغا خان خلیفہ اور قسطنطنیہ کے بعض اخبار نویسوں کے خلاف حملے کرنے شروع کر دیئے - آغا خاں کے متعلق ان کا رویہ نا ملائم رہا - اور ان کے حکومت برطانیہ اور حکمران طبقوں کے ساتھ گہرے اور دیرینہ تعلقات سے کئی قسم کے نامناسب نتائج اخذ کئے - اور کہا - کہ ترکی اور انگلستان کے درمیان جنگ کے دوران میں آغا خاں سابق خلیفہ کے مذہبی فرمان کی پیروی نہیں کرتے تھے - کمال پاشا نے یہاں تک کہہ دیا - کہ آغا خان سچے مسلمان نہیں - یا کم از کم راسخ العقیدہ مسلمان نہیں کہلا سکتے - کیونکہ ان کا تعلق ایک ملحد فرقہ سے ہے - یہ سب کچھ اور اس سے بھی زیادہ سر آغا خاں کے متعلق کہا گیا - جس سے کمال پاشا کا مقصد یہ تھا - کہ سر آغا خان کو برطانیہ کی خارجی پالیسی کا شریک قرار دے کر لوگوں کی نظروں سے گرایا جائے - آخر کار آغا خان کے احتجاج کے بہانہ کی آڑ لے کر آتا ترک کمال پاشا نے خلافت کا خاتمہ ہی کر دیا -

کمال پاشا کو مذہب اسلام کے متعلق بمنزلہ سند خیال نہیں کیا جا سکتا - کیونکہ انہوں نے بعض اسلامی احکام سے دیدہ دانستہ انحراف کیا ہے - اور اگرچہ ایسا کرنے میں ان کی غرض محض سیاسی تھی - تاہم ان کی پہلو تہی قطعاً بے حقیقت قرار نہیں دی جا سکتی ۔

سر آغا خاں کی زندگی کا ایک اور پہلو

سر آغا خاں کی زندگی کے متعدد پہلوؤں میں سے ایک اور پہلو بھی قابل ذکر ہے - اور اس کے متعلق اخبار "لنڈن ہائی سٹینڈرڈ" نے ایک شذرہ لکھا ہے - جس کا حوالہ میں نے "نیو سٹیٹسمین" میں پڑھا ہے - اس میں لکھا ہے "اگرچہ سر آغا دنیاوی آرام و آسائش کے دلدادہ اور ماکولات و مشروبات میں نہایت پر تکلف ہیں تاہم ان کی زندگی کا روحانی پہلو بھی نمایاں طور پر نظر آتا ہے - اور اگرچہ اس روحانی پہلو کی تخصیص نہیں کی جا سکتی - لیکن نیک اور بد کے درمیان تمیز کرنے میں وُہ بہت حساس واقع ہوئے ہیں - مختصر یہ کہ وہ کھیلوں کے زبردست ماہر ہیں - اگلے دن جب جیک جوئیل نے بہرام نامی گھوڑے کے لئے انہیں ہر قیمت پیش کرنے کی آمادگی ظاہر کی - تو انہوں نے اسے فروخت کرنے سے انکار کر دیا - اور کہا کہ اس پیرانہ سالی میں میں اپنے ظفر مند گھوڑے سے جدا ہونا پسند نہیں کرتا ؟"

افسوس ہے - کہ مجھے سر آغا خاں سے کبھی ملاقات کا موقعہ نہیں ملا - میں نے انہیں صرف ایک دفعہ تحریک عدم تعاون کے ایام میں بمبئی کی خلافت میٹنگ کے موقعہ پر دیکھا تھا - لیکن ایک مشہور اور جاذب نظر ہستی کا معمولی سا نظارہ مجھے مطمئن نہیں کر سکتا - اور میری ہمیشہ آرزو رہی ہے کہ میں یہ بات معلوم کروں - کہ ان میں وُہ کونسا جوہر ہے - جس کی بدولت وہ اس قدر مختلف اور متعدد کام نہایت عمدگی سے سر انجام دیتے رہے ہیں یہاں تک انیسویں اور بیسویں صدی - مکہ اور نیویارک - عالم سفلی اور عالم علوی - رُوحانیت اور مادیت سب کچھ ایک ہی وقت میں ان کی زندگی میں نظر آتے ہیں - معلوم ہوتا ہے - کہ دائرہ اسلام اس قدر وسیع ہے - کہ ایسی سب باتیں اس کے استحکام میں شامل ہیں -

ڈاکٹر اقبال کے متعلق حیرت

لیکن میری نظر جونہی سر محمد اقبال کے بیان پر پڑتی ہے - تو میں پھر شکوک اور شبہات میں مبتلا ہو جاتا ہوں - معلوم ہوتا ہے - سر محمد اقبال اصلاح و ارتقاء سے نفور اور دقیانوسی خیالات کی تنگنا میں رہنے کے معتقد ہیں - اور جونہی کوئی شخص ان کے م اس تنگ راستہ سے ادھر اُدھر ہوتا ہے - فوراً ان کے دائرہ سے خارج ہونا اس پر لازم آ جاتا ہے ۔

میں سخت حیران ہوں - کہ میں کس طرح اس مصیبت سے نجات حاصل کروں - اور کس طرح سے اپنے شبہات کو دُور کروں - کیا سر محمد اقبال مجھے اس گتھی کے سلجھانے میں امداد دیں گے ۔

جاوا میں احمدیت کی ترقی

امیر صاحب جماعت احمدیہ بٹیو اسنرٹم (جاوا) تحریر فرماتے ہیں :-

خدا تعالےٰ کے فضل سے طیب صاحب کی ان تھک کوششوں سے علاقہ Preanger کے کئی مقامات میں جماعت احمدیہ کی شاخیں قائم ہو گئی ہیں - آپ شہروں اور قصبوں میں جا کر لوگوں کو پیغام حق سناتے ہیں -

Tasik Malaja ایک خوبصورت اور صحت افزا مقام ہے - جہاں کے لوگوں کی خواہش پر جناب مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا تشریف لے گئے - اور ایک ہال میں تقریر کی - سامعین میں جن میں شہر کے بیشتر معززین بھی شامل تھے - تقریر کا اس قدر گہرا اثر ہوا - کہ خدا کے فضل سے اگلے روز وہاں ایک جماعت قائم ہو گئی - اس نئی جماعت کا اخلاص اور جوش تبلیغ قابل ذکر ہے - اس نے ایک تبلیغی اشتہار طبع کرا کر کئی ہزار کی تعداد میں ارد گرد کے علاقہ میں تقسیم کیا - اس کے بعد دو اور اشتہار چھپوائے اور انہیں بھی مختلف شہروں اور دیہات میں تقسیم کیا - چنانچہ بہت ہی تھوڑے عرصہ میں اس علاقہ کے کونے کونے میں پیغام حق پہنچا یا گیا ۔

Garoet شہر جو Tasik Malaja سے چالیس میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے - وہاں بھی دو احمدی احباب پورے جوش سے تبلیغ میں مصروف ہیں - شہر کے چالیس زیر تبلیغ اشخاص نے مولوی رحمت علی صاحب سے اپنے بعض شکوک رفع کرانے کی درخواست کی - مولوی صاحب کے وہاں تشریف لے جانے پر بعض معاندین نے اپنی کمینہ فطرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ کے لیکچر میں شور ڈالا - ان کی اس ناشائستہ اور مکروہ حرکت سے متاثر ہو کر ان چالیس اصحاب نے علی الاعلان ان کے روبرو اس بات کا اظہار کیا - کہ تمہاری نازیبا حرکت اس امر کا ثبوت ہے - کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے سچے نبی ہیں - چنانچہ اسی وقت انہوں نے اپنے احمدی ہونے کا اعلان کر دیا - غرض ۱۸ - ستمبر ۱۹۳۵ء سے Garoet شہر میں باقاعدہ طور پر جماعت قائم ہو گئی ہے - جس کے پریذیڈنٹ Mr Ganda سکرٹری Jahja اور سکرٹری مال Mr Basali ہیں - اور انجمن کا ایک الگ دفتر ہے - جماعت کی خواہش ہے - کہ اسے ایک الگ مبلغ دیا جائے - جو صوبہ Preanger میں تبلیغ کرے ۔

بوگور میں ایک احمدیہ مسجد اور انجمن کا دفتر تعمیر ہو گئے ہیں - الحمد للہ - یہاں جماعت کی تربیت نہایت احسن طریق سے ہو رہی ہے ۔

واپسی قرضہ

ماہ نومبر ۱۹۳۵ء میں واپسی روپیہ کا قرعہ مندرجہ ذیل احباب کے نام نکلا ہے :-

منشی غلام حیدر صاحب نئی دہلی - منشی عبد الحی صاحب چک ۲۸۱ جھنگ برانچ لائلپور - منشی عبد الرحیم صاحب رائے چور (دکن) میر کلیم اللہ صاحب شموگہ - شیخ نور الدین صاحب قادیان - حافظ صاحب منشی برکت علی صاحب قادیان - چوہدری فضل کریم صاحب عارف والا - شیخ قدرت اللہ صاحب ناصر ان احباب کو چاہیئے - کہ قرضہ کی اصل رسیدیں خاکسار کو بھیجکر اپنا روپیہ وصول فرمائیں - فرزند علی عفی عنہ ناظر امور عامہ -

جماعت احمدیہ کے زیر انتظام تمام ہندوستان میں سیرۃ النبیؐ کے شاندار جلسے

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعریف میں مخلصانہ تقریریں

لکھنؤ

لکھنؤ ۲۴ر نومبر۔ آج شام گنگا پرشاد میموریل ہال لکھنؤ میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب مولانا شوکت صاحب تھانوی منعقد ہوا۔ ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد صدر جلسہ نے اپنی ایک نظم پڑھی۔ اور جلسہ کا آغاز کیا۔ مسٹر سی۔ پی سنگھ ایڈووکیٹ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک نہایت دل آویز تقریر کی۔ جس کو بے حد پسند کیا گیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر ایس کے بنرجی ریڈر لکھنؤ یونیورسٹی نے انگریزی زبان میں تقریر کی۔ تقریر کے دوران میں ہال تالیوں سے گونجتا رہا۔ اس کے بعد مولوی عبد الغفور صاحب فاضل نے تقریر کی جس کو عام طور پر بہت پسند کیا گیا۔ بعض احراری لفنگوں نے اس موقعہ پر بھی شرارت شروع کر دی سب سے پہلے جلسہ کو درہم برہم کرنے کی کوشش کی جب اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو جلسہ گاہ کے باہر جمع ہو گئے۔ اور اپنی گندی ذہنیت کا مظاہرہ کرنے لگے۔ اور صدر محترم کے خلاف بھی نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ اور سوائے کہیں کہیں پتھر برسانے اور گالیاں دینے کے اور کچھ نہ کر سکے۔ پولیس نے انہیں مزید شرارت سے باز رکھا۔ سنجیدہ طبقہ پر احرار کی اس ننگ اسلام اور غیر مہذبانہ حرکت کا بہت اثر ہوا۔ ہر شخص ان کی اس حرکت پر اظہار افسوس کر رہا تھا۔ اور ان پر لعنت بھیج رہا تھا۔ احرار نے اپنی پلید فطرت کا اظہار ایک اور طریق سے بھی کیا۔ اور وہ یہ کہ سیرۃ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے جو اشتہار ہم نے شہر میں چسپاں کئے تھے۔ انہوں نے دیواروں سے اتار کر انہیں گندی نالیوں میں پھینکا۔

(نامہ نگار)

ڈیرہ دون

۲۴ر نومبر انجمن احمدیہ ڈیرہ دون کے زیر اہتمام آج صبح دس بجے رائل ٹاکیز ہال میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت عالی جناب شریکان لالہ لکشمن پرشاد صاحب ایم۔ اے (پرنسپل ڈی۔ اے وی کالج ڈیرہ دون) نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد خواجہ غلام نبی صاحب نے سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کی غرض و غائت سے پبلک کو روشناس کرایا۔ اس کے بعد پروفیسر ہردی نرائن صاحب مسرا، پروفیسر حامد حسن صاحب بلگرامی ایم۔ اے ریورنڈ ڈاکٹر احمد شاہ صاحب اور سردار امر سنگھ صاحب خالصہ و مکرمی حکیم ایم۔ اے خلیل صاحب احمدی نے سیرۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نہائت عالمانہ و جامع تقریریں کیں۔ صدر محترم جناب پرنسپل صاحب نے بھی آخر میں سیرۃ النبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کو مؤثر پیرائے میں بیان کیا تمام مقررین نے حضرت امام جماعت احمدیہ کی اس صلح پرور تحریک کو بنظر استحسان دیکھا۔ اور بہت تعریف کی۔ نیز یہ دعا کی کہ پرماتما اس تحریک کو خوب کامیاب کرے۔ تاکہ ہندوستان میں حقیقی صلح و محبت کی فضا قائم ہو۔ سامعین میں غیر مسلم معززین کثیر تعداد میں تھے۔ پرنسپل لکشمن پرشاد صاحب و پروفیسر مسرا صاحب نے بانیان مذاہب کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ جناب مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) قابل عزت و احترام ہستیوں میں سے ہیں۔ آپ نے بھی بنی نوع انسان کی سچے دل سے خدمت کی۔ جلسہ خدا کے فضل و رحم سے نہائت کامیاب رہا۔ ہم ممبران انجمن احمدیہ ڈیرہ دون عالی جناب پرنسپل صاحب اور معزز مقررین کے تہ دل سے مشکور ہیں۔

خاکسار خواجہ عبد المجید سکرٹری انجمن احمدیہ ڈیرہ دون

بمبئی

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ نیبر ہڈ ہال میں منعقد ہوا۔ مختلف مقررین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صبر دشمنوں کی اذیتوں کے مقابلہ میں اور یتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک کے عنوانات پر تقریریں کیں۔ بہت سے غیر احمدی دوست بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

خواجہ محمد یوسف سکرٹری تبلیغ

کوئٹہ

۲۴ر نومبر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ زیر صدارت جناب خان محمد غازی خانصاحب کوئٹہ منعقد ہوا۔ جس میں چودہری احمد جان صاحب و جناب قاضی محمد رشید صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تقدس آپ کے احسانات اور آنحضرتؐ کا صبر دشمنوں کی اذیتوں کے مقابلہ میں کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد سردار رگھبیر سنگھ صاحب آنریری مجسٹریٹ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ غیر مسلم اصحاب نے شرکت فرما کر جلسہ کو کامیاب بنانے میں بہت مدد دی۔

سکرٹری

بھدرک (اڑیسہ)

۲۴ر نومبر سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ زیر صدارت جناب بابو جگن ناتھ پرشاد داس ایم اے ایم۔ ایل۔ سی کانگرسی لیڈر منعقد ہوا۔ جس میں ہندو اصحاب کثرت سے شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد اوڑیہ اور اردو نظمیں پڑھی گئیں اس کے بعد قریشی محمد حنیف صاحب نے اردو زبان میں جناب بابو گوکلا نند دہانتی صاحب کانگرسی لیڈر۔ بابو ہرے کرشن مہتاب راجہ صاحب ریاست اگڑ پاڑہ نے اڑیہ زبان میں فضائل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بیان [illegible] اس کے بعد مولوی سید محمد محسن صاحب نے تقریر کی۔ بابو گوکلا نند دہانتی نے اپنی تقریر میں کہا۔ اس وقت تک میرے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی تھی۔ کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے۔ مگر آج یہ نئی بات معلوم ہوئی ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ نے بہت تکالیف اٹھا کر اور انتہائی صبر دکھلا کر اسلام کو پھیلایا ہے۔ جناب راجہ صاحب ریاست اگڑ پاڑہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ حضرت محمدؐ کی تعلیم عالمگیر اخوت کے بارے میں اس قدر واضح اور قابل عمل ہے۔ کہ شاہ و گدا ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتے ہیں۔

آخر میں صدر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا۔ حضرت محمدؐ صاحب نے امیؐ ہونے کے باوجود قرآن جیسی اعلےٰ کتاب مسلمانوں کے ہاتھ میں دی اس میں مذہب کے علاوہ سیاست کے بھی عظیم الشان اصول بیان ہیں۔ موسےٰؑ کی تعلیم میں سختی کی تعلیم تھی۔ اور عیسےٰؑ کی شریعت میں نرمی کی۔ مگر حضرت محمد صاحب کی تعلیم ان دونوں تعلیمات کے بین بین ہے۔ جو انسان کے لئے قابل عمل ہے۔

جناب بابو بھاگوت پرشاد رائے مہاپتر صاحب وکیل کے ہم بہت مشکور ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے احاطہ میں جلسہ منعقد کرنے کی اجازت دی۔ اور مولوی محمد حنیف صاحب حنفی ساکن بھدرک کے بھی ہم بہت مشکور ہیں۔ کہ انہوں نے بھی ہر طرح ہماری اعانت کی۔

خاکسار سید محمد زکریا سکرٹری انجمن انصار اللہ بھدرک

شیموگہ

۲۴ر نومبر جماعت احمدیہ شیموگہ (میسور سٹیٹ) کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ سامعین کافی تعداد میں شامل جلسہ ہوئے حکیم عبد الستار صاحب اور ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ حاضرین نہائت دلچسپی سے تقریروں کو سنتے رہے۔ خاکسار بشیر کلیم اللہ امیر جماعت احمدیہ شیموگہ

لدھیانہ

۲۴ نومبر بوقت ۷ بجے شام جماعت احمدیہ لدھیانہ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ لوگ کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے احمدی غیر احمدی مستورات بھی شریک ہوئیں۔ مولوی برکت علی صاحب لائق نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات بیان کئے۔ بعض احراری جلسہ میں شور ڈالتے ہوئے جلسہ گاہ سے اٹھکر چلے گئے حاضرین نے جن میں ہندو سکھ صاحبان و غیر احمدی بھی تھے۔ احرار کے شرمناک رویہ پر اظہار افسوس کیا۔ غیر مسلم اصحاب آخر وقت تک ہمہ تن گوش ہو کر بانی اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے حالات سنتے رہے۔ بالآخر صاحب صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کو دعا پر ختم کیا۔ (خاکسار منشی محمد عبد الرحیم سیکرٹری جماعت احمدیہ لدھیانہ)

پاکپٹن

۲۴ نومبر جماعت احمدیہ پاکپٹن کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا۔ جس میں چوہدری غلام احمد خانصاحب ایڈووکیٹ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک مبسوط تقریر کی۔ حاضرین نے تقریر کو نہایت دلچسپی سے سنا۔ (خاکسار حشمت اللہ سیکرٹری انجمن احمدیہ پاکپٹن)

گوجرانوالہ

۲۴ نومبر لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام دار السلام بلڈنگ میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت جناب اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن گوجرانوالہ منعقد ہوا۔ غیر احمدی تعلیم یافتہ مستورات نے بھی کثرت سے جلسہ میں شرکت کی۔ احمدی مستورات اور لڑکیوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق اپنے اپنے مضامین اور نظمیں پڑھیں۔ بعض نے تقریریں کیں۔ آخر میں استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بے مثال صبر و تحمل اور بردباری کو آپ کی سیرت سے مثالیں دیکر واضح کیا۔ (خاکسار محمد شفیع اسلم نائب مہتمم تبلیغ ضلع گوجرانوالہ)

سرگودھا

۲۴ نومبر جماعت احمدیہ سرگودھا کے زیر اہتمام کمپنی باغ میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ صدر جناب قریشی محمد عبد اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر مقرر ہوئے۔ مختلف احباب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ لجنہ اماء اللہ کا اجلاس بھی دس بجے دن منعقد ہوا۔ جلسہ میں غیر احمدی مستورات نے بھی شرکت کی۔ (خاکسار غلام رسول سرگودھا)

اوڈرین ضلع مونگھیر

۲۴ نومبر موضع اوڈرین میں جلسہ یوم النبی منعقد کیا گیا۔ مختلف دیہات کے لوگ شریک جلسہ ہوئے تین ہندو اصحاب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر دلچسپ تقریریں کیں۔ صدر جلسہ بابو رام بہادر سنگھ سکول ماسٹر لکھی سرائے تھے۔ حاضرین کی تعداد ۵۰۰ سے زائد تھی۔ (خاکسار اختر بی۔ اے۔ آنرز)

گھٹیالیاں

۲۴ نومبر جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ سید نذیر حسین صاحب نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی ایذا رسانی کے مقابلہ میں صبر و تحمل کے عنوان پر دلچسپ تقریر کی۔ (خاکسار شیخ غلام رسول سیکرٹری انجمن احمدیہ گھٹیالیاں)

لجنہ اماء اللہ گھٹیالیاں

۲۴ نومبر دس بجے صبح زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ گھٹیالیاں شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ ارد گرد کے دیہات سے بھی مستورات بکثرت شامل ہوئیں۔ غیر احمدی ہندو اور عیسائی مستورات نے بھی شمولیت کی۔ کل تعداد اڑھائی سو کے قریب تھی۔ احمدی خواتین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر دلچسپ تقریریں کیں۔ (راقمہ فیروز بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

جہلم

۲۴ نومبر جلسہ سیرت النبیؐ کا جلسہ بمقام چوبی گھاٹ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی حافظ مبارک احمد صاحب لالہ نرائن داس صاحب۔ بخشی کشن داس صاحب اور مہاشہ ست پال صاحب نے تقریریں کیں۔ سامعین میں ہندو تعلیم یافتہ طبقہ کی کافی تعداد تھی۔ (خاکسار سردار شاہ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جہلم)

احمدی پور

۲۴ نومبر جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم نہایت شاندار طور پر منعقد کیا گیا۔ مختلف احمدیوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر دلچسپ تقریریں کیں۔ (سیکرٹری تبلیغ احمدی پور ضلع جہلم)

گنج مغلپورہ

۲۴ نومبر جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ۱۰ بجے صبح منعقد کیا گیا۔ شیخ نور احمد صاحب نے "یتامیٰ کے متعلق اسلام اور بانی اسلام کی تعلیم" اور صوفی علی محمد صاحب نے "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صبر دشمنوں کی اذیتوں کے مقابلہ میں" پر نہایت دلچسپ تقریریں کیں۔ (خاکسار مرزا عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ)

شاہ مسکین

۲۴ نومبر انجمن شاہ مسکین کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم موضع خودپور میں زیر صدارت سید ولایت شاہ صاحب منعقد ہوا۔ سامعین میں غیر مسلم اصحاب بھی تھے حافظ غلام رسول صاحب نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر تقریر کی۔ اس کے بعد پنڈت برج لال صاحب ہیڈ ماسٹر نے قریباً پندرہ منٹ تقریر کی۔ جس میں اس قسم کے جلسوں کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے انہیں مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان صلح و آشتی پیدا کرنے کا ذریعہ بتایا۔ خاکسار غلام احمد شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ)

لاہور میں خواتین کا جلسہ

۲۴ نومبر۔ خواتین لاہور کا جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم برکت علی اسلامیہ ہال بیرون موچی دروازہ لاہور میں منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ میں شہر کی معزز خواتین جلسہ کی کارروائی شروع ہونے سے قبل ہی جوق در جوق آنا شروع ہوگئیں۔ بیگم صاحبہ میاں سر فضل حسین صاحب صدر جلسہ وقت مقررہ پر تشریف لے آئیں۔ جلسہ کی کارروائی سوا گیارہ بجے شروع ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد بیگم صاحبہ جناب میاں عبد العزیز صاحب فنانشل کمشنر پنجاب بھی تشریف لے آئیں۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد دس مستورات نے یکے بعد دیگرے خوش الحانی سے نعتیہ نظمیں پڑھیں۔ ایک صاحبہ نے نہایت پر درد لہجہ میں درود شریف کی تلاوت کی۔ بیگم صاحبہ مسٹر محمد اسلم صاحب بیرسٹر۔ بیگم صاحبہ شیخ عظیم اللہ صاحب ایڈووکیٹ۔ بیگم صاحبہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ اور بیگم صاحبہ ملک کرم الٰہی صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر نہایت دلچسپ تقریریں کیں۔ ہر طبقہ اور ہر فرقہ کی مسلمان مستورات اور بہت سی ہندو اور عیسائی خواتین نہایت شوق سے شریک جلسہ ہوئیں۔ حاضرات کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ ہال کھچا کھچ بھر گیا تھا۔ بعد میں پہونچنے والی خواتین کو صحن میں بیٹھنا پڑا۔ (خاکسار معراج الدین عمر منتظم جلسہ خواتین لاہور)

لجنہ اماء اللہ فیروزپور

لجنہ اماء اللہ فیروزپور کے زیر اہتمام ۲۴ نومبر کو جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت بیگم صاحبہ جناب پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ سی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد متعدد بہنوں نے یکے بعد دیگرے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر دلچسپ تقریریں کیں۔ غیر مسلم مستورات بھی کثرت سے شریک جلسہ ہوئیں۔ (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ فیروزپور)

لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ

۲۴ نومبر لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا جس میں غیر مسلم خواتین نے بھی شرکت کی۔ (امۃ الکریم بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ)

لجنہ اماء اللہ گجرات

۲۴ نومبر لجنہ اماء اللہ گجرات کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدر برکت بی بی صاحبہ ہیڈ معلمہ ایم۔ بی مڈل گرلز سکول گجرات تھیں۔ شروع میں صدر جلسہ نے تمام حاضرات پر جلسہ کی اہمیت اور اس کی غرض و غایت واضح کی۔ اس کے بعد غیر احمدی خواتین نے یکے بعد دیگرے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں نظمیں پڑھیں۔ ازاں بعد استانی شریف خانم صاحبہ۔ حمیدہ بیگم صاحبہ۔ نصرت بیگم صاحبہ نے نہایت مؤثر پیرایہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور آپ کی تعلیم کی عظمت پر مضمون پڑھے۔ آخر میں صدر جلسہ نے مختصر سی تقریر کی۔ جلسہ بعد دعا برخاست ہوا۔ (پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ گجرات)

اٹھوال

۲۴ نومبر جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت چوہدری حسین بخش صاحب منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک اور دشمنوں کے مقابلہ میں آپ کے بے حد صبر و استقلال کے متعلق تقریر کی۔ (خاکسار محمد رمضان سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ اٹھوال)

نوشہرہ

۲۴ نومبر زیر صدارت مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب امام مسجد ہائی سکول نوشہرہ جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ متعدد مقررین نے یکے بعد دیگرے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ (خاکسار نذیر محمد (بی اے) سیکرٹری تبلیغ نوشہرہ)

احرار کا سیاہ نامۂ اعمال

معززینِ امرتسر کا ضروری اعلان

امرتسر کے معززین شیخ غلام محی الدین صاحب اور ڈاکٹر چودہری علم الدین صاحب میونسپل کمشنر نے حال میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس کے بعض اہم حصے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

مسجد شہید گنج کے معاملہ میں احرار کی بے راہروی اور ملتِ اسلامیہ سے کھلی غداری نے اس جماعت کے ساکھ کو نہ صرف ضائع کر دیا۔ بلکہ مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ احرار خود غرضوں اور خود پسندوں کا ایک گروہ ہے۔ جسے معاملات اسلامیہ سے مطلق سروکار نہیں ہے۔ بلکہ وہ صرف اپنے اغراض مشومہ کے مہیا کرنے کی فکر میں سرگردان ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ وہ جماعت جس کا اوڑھنا بچھونا سول نافرمانی تھا۔ معاملہ مسجد شہید گنج میں صرف اس لئے بغلیں جھانکنے لگی کہ کونسلوں میں ممبریاں یا وزارتیں حاصل کر سکے۔

کونسل کی ممبری یا وزارت کے حصول کے لئے رائے عامہ کی تائید حاصل کرنا ضروری ہے۔ لیکن مسجد شہید گنج کے متعلق احرار کے مذموم رویہ نے رائے عامہ کو احرار کے خلاف کر دیا اس لئے احرار کی حالت دھوبی کے اس کُتے کی سی ہو گئی جو نہ گھر کا رہا تھا نہ گھاٹ کا یعنی وہ رائے عامہ کی تائید حاصل کرنے سے قاصر ہو گئے۔ اور وزارتوں کا جو خیالی پلاؤ پکا رہے تھے اس کی جانب سے ناامیدی اور نامرادی کے آثار نمودار ہو گئے اب ان کو یہ فکر ہوئی کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو کوئی ایسا چکمہ دیا جائے کہ وہ مسجد شہید گنج کو فراموش کر سکیں ان کے دام تزویر میں از سرِ نو پھنس جائیں۔

احرار کانفرنس سیالکوٹ کی ناکامی

جماعت مرزائیہ سے مسلمانوں کو اختلاف ہے۔ اس کا سیدھا علاج یہ ہے کہ مسلمان اس جماعت سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں اور اپنے ضروری مذہبی اور سیاسی معاملات میں دلچسپی لیتے رہیں۔ لیکن احرار اپنے گم گشتہ وقار کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے مسلمانوں میں صرف مرزائیت کے خلاف جذبہ پیدا کرنا ہی خدمت دین تصور کئے بیٹھے ہیں لیکن اس بارہ میں بھی ان کے عزائم کا یہ حشر ہؤا۔ کہ اس بلند بانگ جماعت کو جب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی جانب سے یہ حکم ملا۔ کہ قادیان سے آٹھ آٹھ میل کے فاصلہ پر کسی کانفرنس کی اجازت نہیں ہے۔ تو احرار کے ان لیڈروں نے یہ کہتے ہوئے کہ "حضور مائی باپ ہیں"۔ ہم ضلع گورداسپور سے ہی اپنے آپ کو خارج تصور کرتے ہیں۔ سیدھا سیالکوٹ کا رخ کر لیا۔ اور وہ بھی اس لئے کہ سارے پنجاب میں انہیں کانفرنس کی کامیابی کی کوئی امید نہ تھی۔ کیونکہ مسلمان اس حقیقت سے آشنا ہو چکے تھے۔ کہ حریت کے نام کو بدنام کرنے والی احرار کی یہ جماعت آج کل ان لوگوں میں شامل ہو چکی ہے۔ جن کو کل ٹلمنز اُٹوڈی کہا کرتے تھے۔ ان کی بدقسمتی دیکھئے کہ سیالکوٹ کانفرنس میں شریف مسلمانوں نے بہت کم شمولیت کی۔ اور اگرچہ ٹکٹ داخلہ صرف دو آنہ تھا۔ مگر پھر بھی بہت کم مسلمان اس میں شامل ہوئے تا بجہ کہ ان کو کانفرنس کے کامیاب بنانے کے لئے کئی حیلے اختیار کرنے پڑے۔ مثلاً

(الف) مسلمانوں میں کشش پیدا کرنے کے لئے جھوٹا اعلان کر دیا۔ کہ مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا احمد سعید اس جلسہ کی شمولیت کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ احرار خوب جانتے تھے۔ کہ لوگ ان سے تو بدظن ہیں اس لئے وہ چاہتے تھے کہ ان اکابر ملت کا نام ان کے جلسے کی رونق کا موجب بنے جب اس حیلہ سے بھی کامیابی نہ ہوئی تو۔ (ب) دو آنہ ٹکٹ کی بجائے ایک آنہ ٹکٹ کی منادی پھروائی گئی۔ گویا انہوں نے عملاً تسلیم کر لیا کہ اب ان کی قیمت دو آنہ بھی نہیں رہی۔ جب لوگوں نے ان کا مول ایک آنہ ادا کرنا بھی گوارا نہ کیا تو (ج) جلسہ کو کامیاب ثابت کرنے کے لئے اردگرد کے دیہات میں اپنے آدمی دوڑا دیئے۔ کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کو پلاؤ کا لالچ دے کر کھینچ لائیں یہ حیلہ کسی قدر کارگر ثابت ہؤا۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ بیس ہزار پلاؤ خور دیہاتی اس جلسہ میں پہنچ گئے۔ ہم اس کامیابی پر اپنے احراری دوستوں کو ضرور ہدیہ تبریک پیش کرتے۔ مگر افسوس کہ روزنامہ احرار نے یہ خبر سنا دی۔ کہ جلسہ کے اختتام سے پہلے ہی پندرہ ہزار دیہاتی "نان تو خوردی خانہ برو" پر عمل کرتے ہوئے نو دو گیارہ ہو گئے

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

ہم حیران ہیں۔ کہ اس کانفرنس کو کامیاب کانفرنس کہیں یا ناکام۔ کیونکہ ہزار ہا انسانوں کا اجتماع بے شک کامیابی کی دلیل ہے لیکن کرایہ کے ٹٹوؤں پر ناز کرنا حماقت سے کم نہیں اس لئے ہم اس کانفرنس کو ناکام کہنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔

گل دیگر شگفت

آج کل احرار سے صرف عقلمند اور خوددار مسلمان ہی بیزار نہیں ہیں۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آسمان خود ان کی نازیبا حرکات کا انتقام لینا چاہتا ہے اور دنیا پر یہ حقیقت بار بار کھلتی جا رہی ہے۔ کہ نام نہاد احرار جی معشوریوں سے بھی گرے ہوئے ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ احرار نے جماعت مرزائیہ سے مباہلہ کے لئے قادیان جانے کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے ۲۲ نومبر کی تاریخ بھی مقرر کر دی۔ اب لوگ منتظر تھے کہ ۲۲ نومبر کو احرار قادیان کے گلی اور بازاروں پر چھا جائیں گے۔ لیکن حکومت نے بھی عین وقت پر یوں مذاق اڑایا کہ احرار کے قادیان میں داخلہ کے خلاف ۱۴۴ کی سدِ سکندری کھڑی کر دی۔ جس کے ساتھ ٹکرانا زنانہ صفت احراریوں کے بس کا روگ نہ تھا۔ ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے بعد بھی ہم سنتے تھے۔ کہ احراری ۱۴۴ کے توڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ سیالکوٹ کا ایک جتھہ اس غرض کے لئے لاہور پہنچی۔ اور اس نے شہر میں چکر لگا کر مسلمانان لاہور کو ترغیب دلانے کی کوشش کی لیکن گردشِ ایام کا بُرا ہو۔ کہ لاہور کے کسی ایک غیور مسلمان نے بھی اس جماعت کے ساتھ شامل ہونا مناسب نہ سمجھا۔ وہاں سے ناکام ہو کر یہ جتھہ سیدھا امرتسر وارد ہؤا۔ اور امرتسر کے چند احراریوں کو ساتھ لے کر شہر بھر کی خاک چھانتا پھرا۔ مگر کسی مسلمان نے ان کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کیا۔ تا بعد یکہ یہ جلوس جب مسلمانوں کے علاقوں میں پہنچا۔ تو ان پر کھلم کھلا آوازے کسے گئے۔ اور سیاہ جھنڈیوں کا مظاہرہ کر کے اپنی بیزاری کا اعلان کر دیا گیا۔ ان پے در پے شکستوں کے بعد احراریوں کے حوصلے ٹوٹ گئے۔ چنانچہ بی اماں نے ۲۳ نومبر کو قادیان میں پہنچنے کی بجائے چپکے سے ایک اعلان کر دیا۔ کہ آخر خاوند سے مقابلہ کسی شریف بی بی کا کام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں ۲۲ نومبر کو حکم بجا لاتی ہوئی قادیان پہنچنے سے احتراز کروں گی۔ البتہ ۶ دسمبر کو کسی نہ کسی حیلہ سے قادیان جانے کے لئے اپنے وفادار میاں کو راضی کر ہی لوں گی۔ چنانچہ پہلے بھی حکومت پنجاب کے چیف سکرٹری سے مولوی مظہر علی اظہر نے خط وکتابت کی تھی اور خیال تھا کہ حکومت کے چیف سیکرٹری جو کچھ عرصہ سے میری ناز برداری کر رہے ہیں۔ مجھے قادیان جانے کی اجازت دیدیں گے۔ مگر انہوں نے کہا یہ تو کہا کہ اگر دونوں جماعتوں کے نمائندے حکومت کو تحریر لکھ دیں کہ یہ اجتماع فریقین کی رضامندی سے منعقد کیا جا رہا ہے اور اس سے امن عامہ کو کسی قسم کا خطرہ نہیں۔ تو حکومت اپنے فیصلہ پر نظرثانی کر سکتی ہے۔" اس پر بی احرار نے کہا۔ یہ لکھ دینا کہ "امن عامہ کو خطرہ نہیں" میرے لئے ممکن نہیں کیونکہ میں جہاں جاؤں گی خود بخود فتنے اٹھیں گے یہ طبیعت کا تقاضا ہے۔ میرا قصور نہیں۔

احرار کی نماز جمعہ اور قادیان

احراری کہتے ہیں۔ ۶ دسمبر کا جمعہ قادیان میں پڑھیں گے۔ قادیان میں جمعہ پڑھنے کا فلسفہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ یہ دو حال سے خالی نہیں ہو سکتا۔ (الف) یا تو احرار یہ سمجھتے ہوں کہ قادیان کوئی مقدس جگہ ہے جہاں جمعہ پڑھنے میں خاص ثواب ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں کہ وہ قادیان کو اتنا مرتبہ دے کہ وہاں جمعہ

پڑھنے کے لئے کوئی خصوصیت پیدا ہو جو آنحالیکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ دیہات کی نسبت شہر میں جمعہ پڑھنے کا زیادہ مرتبہ اور شرف ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ لاہور اور امرتسر جیسے بڑے بڑے شہروں کے مسلمان کیوں اپنے شہروں کو چھوڑ کر ایک معمولی قصبہ میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے جائیں۔ بالخصوص اس حالت میں کہ

(الف) جو لوگ دور دراز مقامات سے جمعہ پڑھنے کے لئے قادیان جائیں گے۔ ان کا بہت سا قیمتی وقت ضائع ہوگا۔

(ب) ہر مصلی (نماز پڑھنے والا) کو ریل اور تانگہ وغیرہ کے اخراجات کا زیر بار ہونا پڑے گا۔ مسلمان ایک غریب قوم ہے۔ اسے اپنے وقت اور روپیہ کی قدر کرنی چاہئے۔ اگرچہ یہ صحیح ہے۔ کہ احرار اپنی نمائش کے لئے سالہا سال سے مسلمانوں کے روپیہ اور وقت کو ضائع کرانے کے درپے ہیں۔ لیکن اب حالت یہاں تک پہونچ چکی ہے۔ کہ مسلمان اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی کو احرار کی حرص و آز کی بھینٹ چڑھاتے چڑھاتے مفلس اور قلاش بن گئے ہیں۔ اور آئندہ وہ کسی لیڈر کو کوٹھی بنانے اور محل خریدنے یا الیکشنوں میونسپل اور وکالت کے امتحان کے مصارف کے لئے اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر اور کچھ نہیں دیکھتے اور نہ ان کے ہنگامہ آرائی کے چسکا کو پورا کرنے کے لئے اپنے آپ کو قربانی کا بکرا بنانا چاہتے ہیں۔ اس لئے احرار کو چاہئے۔ کہ مسلمانوں کو فضول کاموں کے لئے ترغیب نہ دیں۔ بلکہ افلاس اور بے کاری سے بچانے کی کوئی تدبیر بتلائیں۔ الغرض قادیان میں جمعہ پڑھنے کا کوئی شرعی فائدہ نہیں ہے۔ بلکہ وقت اور روپیہ کا فضول خرچ ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ فضول خرچی شیطانی فعل ہے۔ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین (القرآن)

(ب) جب کوئی شرعی فائدہ ثابت نہیں ہو سکتا تو پھر ظاہر ہے۔ کہ احرار کا مقصد قادیان میں جمعہ پڑھنے سے کسی نئے فتنہ کے سوائے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور جہاں مقصود فتنہ ہو۔ وہاں نماز نماز نہیں ٹھہر سکتی۔ خود بعض احراریوں کو اس حقیقت کا اعتراف ہے۔ چنانچہ مولوی عنایت اللہ اور ابوالوفاشاہجہانپوری نے متفقہ طور پر ۲۲ر نومبر کے جمعہ کو صرف اس لئے ملتوی کر دیا تھا۔ کہ خونریزی اور فساد کی حالت میں جمعہ جائز نہیں۔ اگر ۲۲ر نومبر کا جمعہ ان حالات میں جائز نہیں تھا۔ تو انہی حالات کی موجودگی میں ۶ر دسمبر یا اس کے بعد کا جمعہ کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔

قول فیصل

حقیقت یہ ہے۔ کہ مسجد شہید گنج نے احرار کے اقتدار اور وقار کو وہ صدمہ پہونچایا ہے جس کی بحالی کی امیدیں بالکل منقطع ہو چکی ہیں لیکن وہ چاہتے ہیں۔ کہ سیدھے سادے مسلمانوں کو پھر پھانسیں۔ اور آنے والے الیکشن تک پھر اپنا گرویدہ بنا لیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ شیخ حسام الدین نے سیالکوٹ کے جتھے کی دعوت کے لئے اپنے وارڈ کے چند ووٹروں کو دعوت کا خرچ دیا۔ جس سے یہ پراپیگنڈا کرنا مقصود تھا۔ کہ اہل شہر احرار سے اس قدر دلچسپی رکھتے ہیں۔ کہ ان کے مہمانوں کی مختلف لوگ دعوتیں کر رہے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ ان جعلی دعوتوں کا خرچ شیخ صاحب نے اپنی گرہ سے ادا کیا۔ یا احرار فنڈ سے۔ عام لوگوں کا خیال یہ ہے۔ کہ چونکہ بظاہر شیخ صاحب کا کئی سال سے کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے (گو میونسپل کمشنر تو ہیں) اس لئے لازماً ان جعلی دعوتوں کا خرچ احرار فنڈ سے ادا کیا گیا ہوگا۔

پراپیگنڈسٹ لوگ بھی عجیب دماغ رکھتے ہیں۔ اس جعلی دعوت سے ایک طرف تو سیالکوٹی جتھہ پر یہ ثابت کر دیا۔ کہ امرتسر میں احراریوں کو ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ تو دوسری جانب شیخ صاحب نے اپنے سپورٹروں کو چند ٹکیاں دیکر ان کو گرویدہ بنا لیا۔ کیوں نہ ہو۔

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

(شیخ غلام محی الدین۔ ڈاکٹر (چوہدری) علم الدین میونسپل کمشنر امرتسر)

اعلان متعلق احمدیہ ہوسٹل لاہور

برو سے قواعد منظور کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان احمدیہ ہوسٹل لاہور میں بورڈرز کے پاس رات کو مہمانوں کے ٹھہرنے کی اجازت نہیں ہے۔ صرف کسی بورڈر کے والد صاحب یا سرپرست سپرنٹنڈنٹ صاحب ہوسٹل کے پاس ٹھہر سکتے ہیں۔ اور بورڈر ان کی مناسب خاطر مدارات کر سکتا ہے۔ چونکہ سپرنٹنڈنٹ صاحب مجبور ہیں۔ کہ قواعد کی تعمیل کریں۔ اسلئے یہ اعلان عام آگاہی کیلئے کیا جاتا ہے۔ کہ انکا ایسا طریق عمل جو انکے فرائض میں داخل ہے کسی دوست کیلئے موجب اعتراض و ناراضگی نہ ہو۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

جلسہ سالانہ کے متعلق ہمارے فرائض

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جلسہ سالانہ اب بہت قریب آگیا ہے۔ جس میں یاتون من کل فج عمیق کا نظارہ ہزاروں بندگانِ خدا ذکر الٰہی کرتے ہوئے قادیان کی مبارک بستی میں چاروں طرف پیش کرینگے۔ اس موقعہ پر خالص دین کی خاطر جمع ہونے والے مجمع کی میزبانی کے فرائض قادیان اور باہر کے احمدی بھی انشاء اللہ حسب دستور انجام دینگے۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ اس بفضلہٖ وسیع گروہ کی میزبانی کی خدمت سے تو کوئی احمدی بھی باہر نہیں ہے۔

جلسہ سالانہ میں اب صرف تین ہفتہ باقی ہیں۔ انتظام جلسہ سالانہ کیلئے ہر قسم کی سرعت سے جاری ہے۔ جس کے ساتھ ہی منتظمین کو روپیہ کی ضرورت بھی ہے۔ دوستوں کو چاہئے۔ کہ اس خیال سے کہ چندہ خود آکر جلسہ سالانہ پر ادا کر دیں گے۔ جمع شدہ چندہ نہ روکیں بلکہ فوراً ارسال فرمائیں۔ خواہ چندہ عام و چندہ جلسہ سالانہ ہو۔ یا کوئی اور چندہ۔ جن جماعتوں کی طرف سے چندہ اب تک نہیں پہونچا۔ ان کو چندہ جمع کرنے میں بھی خاص کوشش کرنی چاہئے۔

جلسہ سالانہ پر عورتوں اور بچوں کو شریک ہونے میں خاص خوشی ہوتی ہے۔ اس لئے جلسہ کے چندہ میں بھی شریک ہوتے ہیں۔ ان سے چندہ لے کر ان کے شوق کو بڑھائیں۔ اور حتے الوسع انہیں ساتھ لیکر آئیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فرائض متعلق جلسہ سالانہ کما حقہٗ پورا کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال قادیان)

جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ملاقات کے متعلق اعلان

۱۔ جو جماعتیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زیادہ اطمینان سے ملاقات کرنا چاہتی ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے تمام افراد سمیت ۲۴ر دسمبر کی شام تک دارالامان پہونچ جائیں۔ تا ۲۵ر دسمبر کی صبح کو انہیں ملاقات کے لئے وقت دیا جا سکے۔ ایسی جماعتیں اپنے ارادہ سے بذریعہ خط اطلاع دیں۔ اور پھر قادیان پہونچتے ہی جماعت کا ذمہ وار عہدہ دار ۲۴ر دسمبر کی شام کو جماعت کی آمد کی مجھے اطلاع کر دے۔

۲۔ منتظمین جماعت ہائے احمدیہ کو چاہئے۔ کہ اپنی تمام جماعت کے قادیان پہنچ جانے پر اپنے اپنے کمروں کے معاونین سے فارم حاصل کر کے خانہ پُری کرنے کے بعد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں جلد سے جلد پہنچا دیا فارم پُر کرتے وقت اپنا ضلع ضرور تحریر فرمائیں۔ تا تقسیم اوقات میں آسانی رہے۔

۳۔ جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ فارمہائے ملاقات صرف جماعت کے عہدہ داران امراء یا سیکرٹری صاحبان ہی پُر فرمائیں۔ تا غیر ذمہ وار آدمی کے پُر کرنے سے کسی قسم کی غلطی واقع نہ ہو۔

۴۔ یہ امر خاص طور پر قابل یادداشت ہے۔ کہ جس وقت تمام جماعت کے افراد دارالامان پہونچ جائیں۔ اس وقت فارم پُر کر کے دفتر میں دیا جائے۔ پہلے نہیں۔ تاکہ بعد میں ملاقات کا وقت مقرر ہونے پر دقت نہ ہو۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ باوجود فارم ملاقات پر اس امر کے اندراج کے کہ اسی وقت فارم پُر کیا جائے۔ جبکہ جماعت کے تمام افراد قادیان پہونچ جائیں۔ ان کے پہونچنے سے پہلے ہی فارم پُر کر کے دے دیا جاتا ہے۔

۵۔ بعض عمر رسیدہ اصحاب کی طرف سے شکایت موصول ہوئی تھی۔ کہ وہ بوجہ سردی رات کو ملاقات نہیں کر سکتے۔ ایسے اصحاب کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وہ ۲۴ر دسمبر کو اطلاع دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں کر دیں۔ تا ۲۵ر کی صبح کو ان کی ملاقات کا انتظام کر دیا جائے۔ ورنہ ایسے اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ جلسہ کے بعد ٹھہر کر اطمینان سے ملاقات کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین۔ قادیان)

اخبار "احسان" کی ایک غلط بیانی کی تردید

اخبار "احسان" کے ایک گذشتہ پرچہ میں ایک ایسے شخص کی طرف سے جس کی اخلاقی جرأت کا یہ حال ہے۔ کہ وہ اپنا نام تک ظاہر نہیں کر سکا۔ لکھا گیا ہے کہ یکم نومبر کے الفضل میں شیخ نور احمد صاحب کے متعلق جو یہ تحریر شائع ہوئی ہے۔ کہ ان کے خلاف پیر جماعت علی شاہ صاحب کی توہین کا الزام باطل ہے۔ اس میں صداقت نہیں۔ اور یہ الفاظ لکھ کر "ایڈیٹر الفضل نے نہایت کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے پست اخلاقی کا ثبوت دیا ہے۔" اس کے ساتھ ہی "احسان" نے یہ بھی لکھا کہ جس وقت "حسین بخش بوٹ فروش مرزائی" "عبدالرحیم بوٹ میکر مرزائی" اور پنڈت دولت رام صاحب نے یہ تحریر پڑھی تو فوراً "ایڈیٹر الفضل" پر لعنت ملامت کرنے لگے۔ اگر وہ ان سے پوچھ لیتا تو ندامت نہ اٹھانی پڑتی"

لیکن یہ سراسر دروغ بیانی ہے۔ جن تین اصحاب کا اخبار "احسان" نے ذکر کیا ہے۔ ان میں سے مؤخرالذکر دو اصحاب کا حلفیہ بیان ہے کہ احسان نے جو کچھ ان کے متعلق لکھا بالکل جھوٹ ہے۔ اور اول الذکر "حسین بخش بوٹ فروش مرزائی" کے متعلق یہ لطیفہ ہے کہ اس نام کا کوئی احمدی بوٹ فروش قادیان میں نہیں ہے۔ بلکہ شیخ فضل حسین صاحب ایک بوٹ فروش ہیں۔ جو اس واقعہ سے قطعاً انکار کرتے اور احسان کی دروغ گوئی پر نفرین بھیجتے ہیں۔

فوری ضرورت بعض ایسے آدمیوں کی فوری ضرورت ہے۔ جو فوج میں یا ٹیریٹوریل فورس میں کام کر چکے ہوں۔ اور آج کل بیکار ہوں اور ملازمت کرنا چاہتے ہوں نیز اردو جانتے اور انگریزی زبان میں معمولی واقفیت رکھتے ہوں۔ خواہشمند احباب فوراً اپنے ناموں اور پتہ مع تصدیق مقامی عہدیداران نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کا اعلان

جن نمائندگان نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر دوران سال میں کم از کم تین نئے اشخاص کو سلسلہ عالیہ میں داخل کرنے کا عہد کیا تھا۔ اس میں سے بعض احباب نے تو اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ لیکن ایک کافی حصہ ایسے اصحاب کا باقی ہے۔ جن کی طرف سے اس ایفاء عہد کی کوئی اطلاع نہیں پہونچی۔ لہٰذا ان احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جلد سے جلد اپنے وعدہ کو عملی صورت میں پورا کر کے نتائج سے اطلاع دیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

پارچات موسم سرما کی ضرورت

احباب جلسہ سالانہ کی تیاریوں میں مشغول ہوں گے۔ آنے وقت اپنے ان غریب بھائیوں کا بھی خیال رکھیں۔ جو ملک کے مختلف اطراف سے دینی تعلیم کے حصول کے لئے مرکز میں موجود رہتے ہیں۔ ان کے لئے پارچات پہننے اور اوڑھنے کی قسم کے مستعمل و غیر مستعمل جس قسم کے ان کو میسر ہوں بھجوا دیں یا آتے وقت لیتے آئیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب خان عبدالرحمن خانصاحب بی اے ایل ایل بی سب جج درجہ چہارم مردان

خالق داد ولد یار محمد ساکن موضع ڈرگی تحصیل صوابی بنام گلزادہ ولد شہزادہ قوم افغان ملکی ڈرگی تحصیل صوابی۔

دعویٰ مبلغ - /۲۰۰ روپیہ بابت از تمسک

مقدمہ بالا عنوان میں مدعا علیہ کا درست پتہ نہیں چلتا۔ اس لئے اس کو بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بتاریخ ۱۲/۱۶ ۳۵ کو عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً یا مختیاراً حاضر ہو کر پیروی مقدمہ کرے ورنہ اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ آج مورخہ ۱۱/۲۸ ۳۵ کو بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا

(مہر عدالت)

ہر قسم کا بھاگلپوری ٹسری کپڑا

احباب کو معلوم ہے۔ کہ میں مدت سے اس کاروبار کو کرتا ہوں اور خود ہی اس کو تیار کرتا ہوں۔ مگر کبھی کبھی بوجہ قلت سرمایہ اس میں کمی واقع ہو جاتی رہی ہے۔ اب مکرمی پروفیسر مولوی عبدالماجد صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ بہار کی شرکت اور نگرانی سے ہم نے از سر نو اس کام کو بڑے پیمانہ پر شروع کیا ہے۔ احباب اگر توجہ کریں۔ تو ہندوستان کے اس قدر مختلف شہروں کے احمدی بھائی ایک غریب بھائی کی پوری امداد کر سکتے ہیں۔ مال کے اقسام سے لنگی۔ پگڑی۔ قمیص کا تھان۔ سوٹ اور شیروانی وغیرہ کا عمدہ تھان انشاء اللہ روانہ کیا جائیگا۔ چونکہ بازار گرا ہوا ہے اس لئے بہ نسبت اور سالوں کے مال کفایت بھی ہو گا۔

المشتہر: عبدالحکیم احمدی بھاگلپوری احمدیہ ہاؤس بھاگلپور سٹی

عمل جراحی میں حیرت انگیز ایجاد

"دلروز" رجسٹرڈ

ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے

دلروز ناسور مغلائی پھوڑا۔ ہر قسم کی داد چنبل۔ خوت اور خنازیر طاعون بھگندر رسولی اور ہر قسم کے غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے کی تیر بہدف اور بے نظیر دوائی ہے۔ ہر قسم کے زہریلے جانور کے ڈسے کا اور دیوانہ سگ کاٹے کا بے مثل علاج ہے۔ یہ دوائی جیسی انسان کیلئے مفید ہے ویسے ہی حیوان اور پرند کیلئے بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوران استعمال میں نہ زخم کو باندھنے کی ضرورت ہے اور نہ نہانے کی ممانعت۔ اور نہ کپڑے خراب ہوتے ہیں اس کا استعمال زخم کی سوزش درد اور خون کے اجراء کو فوراً بند کرتا ہے۔ معمولی پھنسی پھوڑے پر اس کا ایک دو دفعہ لگا دینا کافی ہے

اس دوائی کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ دانت درد۔ سر درد اور دیگر اعضا کی دردوں کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔

قیمت فی شیشی کلاں دو روپیہ اور فی شیشی خورد ایک روپیہ محصولڈاک ذمہ خریدار

المشتہر

طاہرالدین اینڈ سنز انارکلی لاہور

ضرورت رشتہ

ایک ۲۰ - ۲۱ سالہ کشمیری قوم کی نوجوان لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی شریف خاندان کی درجہ چہارم جماعت تک تعلیم یافتہ ہے۔ لڑکا برسر روزگار و مخلص احمدی ہونا چاہیئے۔ کشمیری قوم کے نوجوان کو ترجیح دی جاوے گی۔ خط و کتابت بنام ع معرفت ایڈیٹر الفضل ہو۔

رشتہ کی ضرورت

۱۴ - ۱۵ سالہ دو شریف لڑکیوں کے رشتہ کے لئے دو لڑکوں کی ضرورت ہے۔ جو کنوارے برسر روزگار اور اچھے خاندان سے ہوں۔

خط و کتابت بنام

ا معرفت ایڈیٹر الفضل ہو

حبوب بواسیر خونی و بادی

خواہ کتنی ہی پرانی بواسیر خونی یا بادی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے پندرہ روز میں دُور ہو جاتی ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتی۔ نہایت مجرب دوا ہے۔ صدہا مریض اچھے ہو چکے ہیں آپ تجربہ کرکے دیکھئے۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔ صرف دو روپیہ (عہ)

تریاق جسمانی

رقت اور قبض دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا جملہ شکایات دور کرکے ازسرنو جوان۔ خوشتر بنانا اس کا کام ہے۔

معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے قیمت صرف ایک روپیہ ؎

نوٹ :۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس اس سے زیادہ اور کیا اطمینان دلایا جائے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

ملنے کا پتہ

مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

مژدہ جانفزا

ہم نے ہندوستان کے تجارتی و اقتصادی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بڑے پیمانے پر ہر قسم کے خوشبودار اور دماغی کمزوریوں کے دور کرنے کے لئے تیل اور عطریات کا ایک کارخانہ کھولا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ آج سے پیشتر ایسے خالص تیل بنانے والا کارخانہ ہندوستان میں نہیں بلکہ یورپ کے کسی حصہ میں بھی نہیں ہے۔ ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ملک کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے ہمارے کارخانہ کا اصل تیل جان جہاں ہیئر آئل رجسٹرڈ" استعمال کرے۔

قیمت فی شیشی دس آنے

ملنے کا پتہ

ماسٹر اللہ رکھا کشمیری بازار لاہور

الطبیب لاہور

طب کا بے نظیر مصور رسالہ قدیم و جدید معلومات کا بیش بہا گنجینہ۔ صدری نسخہ جات و اسراری مجربات کا گرانقدر خزینہ ہے۔ جس میں حفظ صحت۔ تاریخ طب و اطباء تذکرہ عقاقیر۔ الامراض والعلاج اور مجربات وغیرہ وغیرہ عنوانوں کے تحت میں ارض ہند کے مشاہیر اطباء کے نہایت قابل قدر مضامین و مجربات شائع ہوتے ہیں۔ طبقہ امرضٰے کی سہولت کے لئے سوال و جواب کا سلسلہ بھی ہے۔ طبیب و غیر طبیب کے لئے یکساں مفید۔ زیر ادارت جناب حکیم محمد شریف صاحب سابق مدیر الحکیم ہر ماہ نہایت آب و تاب سے شائع ہوتا ہے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

چندہ سالانہ صرف عہ ملنے کا پتہ

مینیجر رسالہ الطبیب برکت علی خاں رڈ بیرون موچی دروازہ لاہور

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر

پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیل حالات اور قیمتیں معلوم کرکے آپ یقیناً خوش ہونگے۔

علاوہ ازیں

شہرۂ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ) فلور ملز۔ بیلنہ جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹرز بادام روغن۔ سیویاں۔ قیمے اور جاڑو کی مشینیں۔ زراعتی آلات۔ اور دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست

مفت

طلب کیجئے ؛

اصلی اور اعلےٰ مال منگانیکا قدیمی پتہ

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

خوشخبری

نمونہ مفت — نمونہ مفت

۱۹۳۶ء کے کیلنڈر ہم نے اس سال خاص اہتمام کیساتھ بمبئی کے مشہور کارخانے سے کیلنڈروں پر لگانے کے لئے ڈیٹ پیڈ "تاریخوں کی پرچیاں" بارہ مہینے۔ ایک طرف اسلامی تاریخیں اور بالمقابل انگریزی تاریخیں چھپوائی ہیں۔ بارہ مہینوں کا ایک پیڈ بنایا گیا ہے۔ جس کو اوپر سے دو پن لگائے گئے ہیں۔ جو صاحب اپنی فرموں کے کیلنڈر چھپواتے ہیں۔ وہ ان کیلنڈروں پر ہم سے ان تاریخوں کو منگوا کر لگائیں۔ جس سے کیلنڈر کی خوبی دگنی ہو جاتی ہے جن صاحبان کو ضرورت ہو وہ اپنا پتہ بھیج کر نمونہ مفت منگوالیں قیمت سینکڑہ ایک روپیہ چار آنے ہزار دس روپیہ۔ تعداد تھوڑی ہے اس لئے جلدی فرمائش بھیجیں۔ ملنے کا پتہ

حافظ قمرالدین اینڈ سنز تاجران کتب بازار کشمیری لاہور — قطعات اندرن نمونہ مفت

نادار اور زردار

ہومیوپیتھک طریق علاج کو دوسرے طریقہ علاج سے بہتر پائیں گے۔ پیچیدہ امراض میں دوسرے علاج ناکام رہتے ہیں۔ ہومیوپیتھک کامیاب ہوتا ہے۔ اگر آپ دوسرے علاج سے تنگ آ گئے ہوں۔ تو ہومیوپیتھک علاج کیجئے۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی

چتوڑ گڑھ۔ میواڑ

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق۔ پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

پرائیویٹ قطعات اراضی سکنی

محلہ دارالعلوم غربی قادیان میں جامعہ احمدیہ سے جانب غرب اور محلہ دارالرحمت سے جانب شرق ابھی چند قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ نرخ اس وقت ۲۵ روپے فی مرلہ مقرر ہے۔ مگر سالانہ جلسہ کی تقریب پر یکم نومبر سے ۱۵ جنوری تک بیس فی صدی رعایت دی جائے گی۔ خواہش مند احباب موقعہ پر قطعات دیکھکر خرید سکتے ہیں۔ قیمت بہرحال یکمشت لی جائے گی۔

قطعات مذکورہ بالا کے علاوہ محلہ دارالرحمت۔ دارالفضل اور دارالبرکات میں بھی بعض پرائیویٹ قطعات اس وقت زیر فروخت ہیں۔ جن میں سے بعض بہت اچھے موقع کے ہیں۔ مثلاً احمدیہ سٹور کے پاس محلہ دارالرحمت میں جو پہلا چوک ہے۔ اس کے ساتھ متصل محلہ کے درمیانی بڑے اور ملیے بازار پر یا اس کے قریب محلہ دارالفضل کے وسط میں ہائی سکول کے بہت قریب وغیرہ وغیرہ۔ نیز بعض مکانات اندرون قصبہ زیر فروخت ہیں۔ مثلاً دفتر الحکم والے بازار میں ایک کنال سے زائد رقبہ کا ایک مکان خام اس وقت زیر فروخت ہے۔ ایک مکان پختہ اور وسیع محلہ دور الضعفاء (ناصر آباد) کے ساتھ متصل بھی فروخت ہوتا ہے۔ اور ایک مکان سید منظور علی شاہ صاحب کے مکان والی گلی میں بکتا ہے۔ خواہشمند احباب ہم سے پتہ دریافت کرکے قیمت کا تصفیہ خود مالکان مکانات کے ساتھ کر سکتے ہیں:۔

خاکساران :۔ محمد احمد و عبدالکریم پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲ دسمبر۔ لاہور کی صورت حالات کے متعلق محکمہ اطلاعات نے یہ اعلان شائع کیا ہے۔ کہ اس وقت صورت حالات پرسکون ہے کل شام کے بعد کسی اور سنگین حادثہ کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ صرف ایک حملہ ہوا۔ لیکن معمولی ضربات آئیں۔ کرفیو آرڈر کی پوری پوری پابندی کی گئی۔ آج شہر میں بیشتر دکانیں کھلی ہیں۔ شہر پر ملٹری اور پولیس کا زبردست پہرہ ہے۔ شدید مجروحین میں سے ایک شخص آج ہسپتال مرگیا۔ اس وقت تک کل تین اموات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ فساد میں ستر اشخاص مجروح ہوئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو اور اعلان کئے ہیں ایک کے رو سے بہت سے حصوں سے کرفیو آرڈر ہٹالیا ہے۔ دوسرے کی رو سے باہر سے آنے والے جتھوں کی ممانعت کردی ہے

لاہور ۲ دسمبر۔ اتوار کو جو فسادات رونما ہوئے اس میں دو سکھ اور ایک ہندو قتل ہوئے فساد کرنے کے الزام میں اس وقت تک پچیس اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں سکھوں کی کرپانیں چھینی جارہی ہیں۔ اس سے سکھوں میں بہت جوش پھیلا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سکھ ایک کرپان مورچہ لگانے والے ہیں۔ اس سلسلہ میں گوردوارہ ڈیرہ صاحب میں سکھ لیڈروں میں تبادلہ خیالات ہورہا ہے۔

لاہور یکم دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے پنجاب کریمنل لا امینڈمنٹ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۲ کے ماتحت حاصل شدہ اختیارات کی رو سے حکم دیا ہے۔ کہ کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کا باب دوم صوبہ بھر میں یکم دسمبر سے نافذ کردیا جائے۔ چنانچہ وہ نافذ کردیا گیا ہے اس سے کمیونسٹوں اور دہشت پسندوں کی سرگرمیوں کا انسداد مقصود ہے۔

دہلی یکم دسمبر۔ ایک برطانی اخبار رقمطراز ہے کہ مسٹر بالڈون کے خلاف کنسرویٹو حلقوں میں بغاوت کا علم بلند ہونے والا ہے ممکن ہے۔ کرسمس کے بعد مسٹر بالڈون کابینہ میں پھر تبدیلی کرنے پر تیار ہوجائیں۔

منٹگمری ۲ دسمبر۔ کل سنٹرل جیل منٹگمری میں جیل کے مسلمان اور سکھ قیدیوں میں فساد ہوگیا۔ جس کے نتیجہ میں چند قیدی مجروح ہوئے۔ پولیس کی بھاری جمعیت فوراً موقع پر پہنچ گئی۔ قیدیوں نے پولیس پر اینٹیں اور برتن پھینکے۔ آخر حکام نے صورت حالات پر قابو پالیا۔

بمبئی ۲ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند موجودہ کم شرح سود سے فائدہ اٹھانے کے لئے پندرہ کروڑ روپیہ قرض لے گی۔ جسے ملک میں بیکاری کو دور کرنے اور ایسی سڑکوں وغیرہ کی تعمیر پر خرچ کیا جائے گا۔ جس سے آمدنی کے ذرائع پیدا ہوسکیں۔

برلن یکم دسمبر۔ مسز کملا نہرو کا ٹمپریچر معیار صحت پر آکر پھر بڑھنا شروع ہوگیا ہے

نئی دہلی ۲ دسمبر۔ جنرل رابرٹ کاسلز کمانڈر انچیف افواج ہند آج دہلی پہنچے۔

امرت سر ۲ دسمبر۔ لاہور میں فرقہ وارانہ فسادات کے پیش نظر امرت سر میں بھی احتیاطی تدابیر عمل میں لائی جارہی ہیں۔

لنڈن ۲ دسمبر۔ آج شاہ بلجیم بغرض سیر لنڈن پہنچے۔

نئی دہلی ۲ دسمبر۔ ہز میجسٹی کی حکومت کی درخواست پر حکومت ہند نے عدن میں مقیم برطانی فوج کی امداد اور اس کے استحکام کے لئے ہندوستانی پیادہ فوج کی ایک بٹالین عدن بھیجنے کا عزم کرلیا ہے۔

لنڈن ۲ دسمبر۔ سر سیموئل ہور وزیر خارجہ کو طبی مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ بہت جلد کام سے فارغ ہوکر آرام و سکون حاصل کریں۔ چنانچہ وہ اگلے ہفتہ سوئٹزرلینڈ جارہے ہیں۔

ہرار ۲ دسمبر۔ ڈگا بر پر اطالوی طیاروں نے بم باری کی۔ جس کے نتیجہ میں ایک گرجاگھر تباہ ہوگیا۔ اور چند عورتیں۔ جو وہاں مذہبی فریضہ ادا کررہی تھیں۔ ہلاک ہوگئیں۔

عدیس آبابا ۲ دسمبر۔ وزارت حبشہ کا بیان ہے۔ کہ اطالوی فوجوں پر دسمبر کے وسط میں یک دم ہلہ بول دیا جائے گا۔ راس نصیبو حبشی کمانڈر کے پاس اسلحہ اور بارود کی کافی مقدار پہنچ گئی ہے۔ نیز سامان خورد ونوش بھی کثرت سے پہنچ گیا ہے اس لئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ حبشی افواج کامیاب ہوں گی۔

عدیس آبابا ۲ دسمبر۔ وادی دیبی شبیلی میں حبشی افواج نے گولیاں مارکر دو اطالوی ہوائی جہاز گرائے۔ اب اطالوی جہاز تین ہزار فٹ کی بلندی سے نیچے پرواز نہیں کرتے۔

نئی دہلی ۲ دسمبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کے آئندہ وائسرائے لارڈ لنلتھگو ۱۷ اپریل کو بمبئی پہنچ کر ۱۸ اپریل کو دہلی پہنچ جائیں گے۔

لاہور ۲ دسمبر۔ آج لاہور ہائی کورٹ کے مکمل بنچ نے اخبار "احسان" کے ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر کو توہین عدالت کے الزام میں معافی مانگنے کے باوجود پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ اور سرکاری وکیل کا خرچہ بھی اخبار پر ڈالا۔ اخبار مذکور کی ۲۸ اگست ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں موضع دھاردوال ضلع گورداسپور کے مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان ایک تنازعہ کے سلسلہ میں علاقہ مجسٹریٹ کے خلاف ایک مضمون شائع ہوا تھا۔

نئی دہلی ۲ دسمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سندھ اور اڑیسہ کی علیحدگی کی تاریخوں اور نئے گورنروں کے متعلق اعلان جنوری ۱۹۳۶ء کے آخیر میں کیا جائے گا۔

یروشلم (بذریعہ ڈاک) یہودی خفیہ طور پر باہر سے فلسطین میں اسلحہ لائے ہیں جس سے عربوں میں سخت جوش پھیلا ہوا ہے عربوں نے یہودیوں کی اس حرکت کے خلاف گورنمنٹ کو میموریل بھیجا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت عربوں کے پروٹسٹ پر غور کررہی ہے۔

لنڈن یکم دسمبر۔ اسیمرا کے قبائلی لوگوں نے اطالوی دستے کو جن میں زیادہ اہل سمالی لینڈ تھے۔ اڈوا اور اینگرا کے درمیان موسیٰ حملی کے مقام پر شکست فاش دی۔ اس لڑائی میں ۱۸۳ اطالوی ہلاک ہوئے حبشیوں کے بیس آدمی ہلاک ہوئے۔ اطالویوں کے بیس اونٹ اور دیگر سامان اور رائفلیں قبضہ میں کی گئیں۔

لنڈن ۲ دسمبر۔ کل صبح ملک معظم اور ملکہ معظمہ جدید پارلیمنٹ کے دارالامراء کی افتتاحی رسم ادا کرنے کے لئے ویسٹ منسٹر جائیں گے۔

امرتسر ۲ دسمبر۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۸ آنے نخود تیار ۲ روپے ۴ آنے ۶ پائی سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے چاندی دیسی ۴۶ روپے ہے۔

ریو ڈی جنیرو یکم دسمبر۔ برازیل میں بغاوت کی آگ ابھی تک فرو نہیں ہوئی۔ باغیوں نے بنک لوٹنے کے علاوہ بہت سے مکان نذر آتش کردئے ہیں۔ نٹال کے نزدیک باغیوں کا فوج سے مقابلہ ہوگیا۔ جس میں ایک ہزار کے قریب باغی مارے گئے۔ اس وقت تک قریباً ۲ ہزار باغی ہلاک اور ڈیڑھ ہزار کے قریب گرفتار ہوچکے ہیں۔

لکھنؤ یکم دسمبر۔ ہندو مہاسبھا کے اجلاس کی صدارت کے لئے پنڈت مالویہ نے صدارت منظور کرلی ہے۔ اور ڈاکٹر مکرجی نے اپنا نام واپس لے لیا ہے۔

بمبئی یکم دسمبر۔ کل بمبئی لیجسلیٹو کونسل میں ایک رزولیوشن پیش ہوا۔ جس میں گورنمنٹ بمبئی سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ چونکہ موجودہ کونسل پر عوام کو اعتماد نہیں رہا۔ اس لئے اسے توڑ دیا جائے۔ اس رزولیوشن پر زبردست بحث ہوئی۔ لیکن وہ پاس نہ ہوسکا

جبل پور یکم دسمبر۔ جبل پور کے کانگریسیوں میں زبردست اختلافات رونما ہوئے ہیں بابو راجندر پرشاد صدر آل انڈیا نیشنل کانگرس سے مداخلت کی درخواست کی گئی ہے

ماسکو یکم دسمبر۔ سوویٹ گورنمنٹ نے حکومت جاپان کو زبردست پروٹسٹ بھیجا ہے کہ دریائے امور سنگاری اور دریائے سنگھاری میں جاپانی جہاز ناجائز طور پر چلائے جارہے ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی